# ماہنامہ نصرۃ العلوم، مئی ۲۰۲۳ء

[جلد ۲۸، شمارہ ۵]

::: فہرست :::



| عنوانات | رشحات قلم | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۔ حالات وواقعات | مولانا زاہد الراشدی | ۲ |
| ۲۔ خانہ کعبہ کی تعمیر اور حج کے بعض احکام | مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتیؒ | ۶ |
| ۳۔ شوقِ مطالعہ | مولانا محمد فیاض خان سواتی | ۱۷ |
| ۴۔ تدبر وحکمتِ علمی کی ضرورت | مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ | ۲۳ |
| ۵۔ طلبِ دنیا کے چار جائز اور چار ناجائز مقاصد | مولانا محمد فیاض خان سواتی | ۲۷ |
| ۶۔ تجاویز برائے حفظ | مولانا قاری سعید احمد | ۳۷ |
| ۷۔ اعمالِ خیر کی حفاظت بھی ضروری ہے | مولانا زاہد الراشدی | ۴۰ |
| ۸۔ اصلاحِ معاشرہ کے بنیادی اصول | مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری | ۴۴ |
| ۹۔ وفیات | مولانا محمد فیاض خان سواتی | ۴۷ |



PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حالات وواقعات

مولانا زاہد الراشدی
شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم

# محکمہ تعلیم میں دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ہمارے تحفظات

گزشتہ حکومت کے دور میں اوقاف کے حوالے سے نیا قانون قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں مختلف مراحل میں پاس ہو کر نافذ ہوا تو اس پر دینی حلقوں کی طرف سے تحفظات کا اظہار ہوا اور اسے مساجد و مدارس کی مسلمہ آزادی کے ساتھ ساتھ اوقاف کے شرعی قوانین اور شہری حقوق کے منافی قرار دیتے ہوئے اس پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا جس پر اس وقت کی حکومت سے اعلیٰ سطحی مذاکرات ہوئے اور یہ طے پایا کہ دینی حلقوں بالخصوص دینی مدارس کے وفاقوں کی قیادت کو اعتماد میں لے کر نظر ثانی کی جائے گی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی سے کہا گیا کہ وہ نظر ثانی کا مسودہ مرتب کر کے حکومت کو پیش کریں جو انہوں نے قومی اسمبلی کے اس وقت کے اسپیکر صاحب محترم کو پیش کر دیا مگر اس حوالے سے مزید کوئی عملی پیش رفت ابھی تک سامنے نہیں آئے، اس کے ساتھ اس بات کو بھی شامل کر لیا جائے تو بات مزید واضح ہو جائے گی کہ دینی مدارس کے وفاقوں کے ساتھ محکمہ تعلیم کے مذاکرات میں طے پایا کہ جو دینی مدارس اپنے وفاقوں کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے محکمہ تعلیم کے تحت بھی رجسٹرڈ ہونا چاہتے ہیں وہ رجسٹریشن کرا سکتے ہیں، اس کے بعد اس رجسٹریشن کا سلسلہ شروع ہو گیا مگر یہ صورت حال سامنے آئی کہ محکمہ تعلیم کے متعلقہ شعبہ میں رجسٹرڈ کرانے کے لیے معروضی صورت حال کے بارے میں متعلقہ ریاستی اداروں اور وفاقوں کی تصدیق کو ضروری سمجھے بغیر محض ایک فارم پر کرنے پر کسی بھی مدرسہ کے نام سے انتظامیہ کو رجسٹرڈ کیا جا رہا ہے تو تشویش پیدا ہوئی کہ اس طرح تو کسی مدرسہ کے نام سے کوئی گروپ بھی خود کو رجسٹرڈ کروا سکتا ہے اور یہ بات مدارس کے ماحول میں خلفشار کا باعث بن سکتی ہے تو اس پر پاکستان شریعت کونسل اسلام آباد کے ایک وفد نے مولانا ثناء اللہ غالب اور مولانا حافظ سید علی محی الدین کی سربراہی میں وفاقی محکمہ تعلیم کے متعلقہ شعبہ کے ذمہ دار حضرات سے صورت حال معلوم کرنے کے لیے ملاقات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کی جس میں یہ امور سامنے آئے کہ

☆ اب تک اس سلسلہ میں پندرہ ہزار سے زائد دینی مدارس ملک بھر میں وفاقی محکمہ تعلیم کے متعلقہ شعبہ میں رجسٹریشن کروا چکے ہیں۔

☆ یہ رجسٹریشن دینی مدارس کے کسی وفاق یا متعلقہ ریاستی اداروں کی تصدیق کے بغیر صرف ایک فارم پُر کرنے پر کی جا رہی ہے۔

جبکہ اس حوالہ سے کچھ مقامات پر یہ شکایات موصول ہوئیں کہ بعض مقامات پر مساجد و مدارس کی پہلے سے موجود انتظامیہ کے مخالفین نے اپنے طور پر اس مسجد و مدرسہ کے نام سے خود کو رجسٹرڈ کروا کے موجود انتظامیہ کے ساتھ تنازعہ کی صورت حال پیدا کر رکھی ہے، مثلاً

☆ اسلام آباد میں جی۔ٹین۔ون کی جامع مسجد عثمانؓ میں اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تو محکمہ اوقاف نے مداخلت کر کے اسے اپنے انتظام میں لینا چاہا جس کا اسلام آباد کے علماء نے نوٹس لے کر اس کو رکوا دیا۔

☆ گوجرانوالہ کے محلّہ شاہین آباد کی ایک مسجد میں یہی معاملہ ہوا، چند افراد نے باہر باہر سے رجسٹریشن حاصل کر کے محکمہ اوقاف کے ذریعہ مسجد کا کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی اس پر علماء کرام کی مقامی قیادت نے نوٹس لیا اور بمشکل اس کی روک تھا کی گئی۔

☆ ساروکی وزیر آباد کی قدیمی درسگاہ مدرسہ قاسم العلوم میں وہاں کی انتظامیہ کے مخالفین نے خود کو محکمہ تعلیم کے متعلقہ شعبہ میں رجسٹرڈ کروا کے مدرسہ کے انتظام میں مداخلت شروع کی تو اصل انتظامیہ نے عدالت سے رجوع کیا اور بالآخر عدالت عالیہ لاہور نے متوازی انتظامیہ کو ختم کرنے کا فیصلہ صادر کر دیا۔

☆ گوجرانوالہ کے سب سے قدیم مدرسہ انوار العلوم میں بھی اس قسم کی متوازی انتظامیہ وفاقی محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروا کے مداخلت کا سلسلہ شروع کیا گیا جسے مدرسہ کے ماحول اور اصل انتظامیہ نے قبول نہیں کیا تو متوازی انتظامیہ نے عدالت سے رجوع کیا اور اب اس کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے۔

اس سلسلہ میں پاکستان شریعت کونسل اسلام آباد نے اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدھم کی بھجوائی تو انہوں نے جوابی مکتوب میں بتایا کہ محکمہ تعلیم کے ساتھ مدارس کی رجسٹریشن کا اصولی فیصلہ تو ہوا تھا مگر اس سلسلہ میں طریق کار اور تفصیلات طے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کرنے کا جو مرحلہ ابھی تک طے نہیں ہوا جبکہ اس کے بغیر ہی رجسٹریشن کا یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

اس پس منظر میں گوجرانوالہ کے علماء کرام کے ایک حلقہ نے ’’گوجرانوالہ علماء فورم‘‘ کے عنوان سے دینی مدارس کو خلفشار کے ماحول سے بچانے کے لیے جدوجہد کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، اس کے عیدالفطر کے بعد ہونے والے ایک اجلاس کی رپورٹ فورم کے رابطہ سیکٹری مولانا حافظ امجد محمود معاویہ کے قلم سے ملاحظہ فرمالیں۔

’’گوجرانوالہ علماء فورم نے محکمہ تعلیم کی طرف سے دینی مدارس کی رجسٹریشن کو متنازعہ قرار دیتے ہوئے اس سلسلہ میں ملک بھر کے دینی حلقوں سے رابطے کرنے اور ۱۸ مئی بروز جمعرات کو گوجرانوالہ میں مشترکہ احتجاجی کنونشن منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے، یہ فیصلہ گوجرانوالہ علماء فورم کے ایک مشاورتی اجلاس میں کیا گیا جو مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں حافظ گلزار احمد آزاد کی زیر صدارت منعقد ہوا اور اس میں مولانا قاری محمد ریاض، حاجی بابر رضوان باجوہ، مولانا حافظ امجد محمود معاویہ، مولانا فضل الہادی، حافظ عبدالجبار، عبدالقادر عثمان و دیگر نے شرکت کی، اجلاس میں بتایا گیا کہ محکمہ تعلیم کے ذمہ دار حکام کے بقول اب تک وزارت تعلیم کے تحت پندرہ ہزار سے زائد مدارس کی رجسٹریشن ہو چکی ہے اور یہ دینی مدارس کے وفاقوں کے ساتھ متفقہ فیصلہ کے مطابق ہو رہی ہے جبکہ وفاق المدارس العربیہ کی قیادت کا مؤقف یہ ہے کہ رجسٹریشن کے اصولی فیصلہ کے بعد محکمہ تعلیم اور دینی مدارس کے وفاقوں کے درمیان باہمی مشاورت کے ذریعہ طریقِ کار اور دیگر تفصیلات طے ہونا باقی تھے کہ رجسٹریشن کا یہ عمل یک طرفہ طور پر شروع کر دیا گیا ہے اور مسلسل جاری ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس رجسٹریشن پر محکمہ تعلیم اور دینی مدارس کے وفاقوں کا اتفاق نہیں ہے اور یہ متنازع ہے اس لیے اسے قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس سے دینی مدارس کے ماحول میں خلفشار پیدا ہو رہا ہے، انہوں نے کہا کہ محکمہ تعلیم کے حکام کا کہنا ہے کہ وہ کسی بھی دینی مدرسہ کی رجسٹریشن کے لیے ذمہ دار اداروں یا وفاقوں کی طرف سے تصدیق کے پابند نہیں ہیں اور محض ایک فارم پُر کرنے پر رجسٹریشن کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں بہت سے مدارس کی اصل انتظامیہ کو نظر انداز کر کے متوازی انتظامیہ رجسٹرڈ کر دی گئی ہے جیسا کہ مدرسہ قاسم العلوم سارو کی وزیر آباد کے ساتھ ہوا ہے اور انہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کر کے متوازی رجسٹریشن منسوخ کرائی ہے، جبکہ مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ میں بھی اسی نوعیت کا تنازعہ کھڑا کر دیا گیا ہے، اجلاس میں طے پایا ہے کہ دینی مدارس کو خلفشار کے اس ماحول سے بچانے کے لیے ملک گیر سطح پر جدوجہد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ضروری ہے ورنہ ہر جگہ تنازعات کھڑے ہوں گے اور مدارس کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا، اجلاس میں گوجرانوالہ علماء فورم کی طرف سے محکمہ تعلیم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اب تک رجسٹرڈ کیے جانے والے دینی مدارس کی فہرست جاری کرے تاکہ مقامی سطح پر زمینی حقائق کا جائزہ لے کر ان رجسٹریشنوں کی چھان بین کی جا سکے، اجلاس میں دینی مدارس کے وفاقوں کی قیادت سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں صورتحال کی وضاحت کریں اور دینی مدارس کے معاملات کو خراب ہونے سے بچائیں اجلاس میں طے پایا کہ دینی مدارس کے وفاقوں کو اعتماد میں لیے بغیر کی جانے والی رجسٹریشن کسی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی اور اگر قوت کے ذریعے اسے نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو دینی مدارس کی آزادی اور خودمختاری کے تحفظ کے لیے اس کی مزاحمت کی جائے گی، اجلاس میں وفاقی وزیر مذہبی امور مفتی عبدالشکور کی ٹریفک حادثہ میں شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور ان کی دینی اور ملی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔‘‘

محکمہ اوقاف اور محکمہ تعلیم دونوں اس حوالے سے اپنے اپنے دائروں میں متحرک ہیں اور مساجد ومدارس کی مسلّمہ آزادی وخودمختاری اور اوقاف سے متعلقہ شرعی وشہری حقوق کے حوالے سے تحفظات واشکالات بڑھتے جا رہے ہیں، اس لیے ملک بھر کے علماء کرام، دینی جماعتوں بالخصوص دینی مدارس کے وفاقوں کی اجتماعی قیادت سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ کی نزاکت کا پوری طرح ادراک کرتے ہوئے دلچسپی لیں اور جو حضرات اس سلسلہ میں جدوجہد کرنا چاہتے ہیں ان کی سرپرستی ومعاونت فرمائیں۔

## اعلان!

ماہنامہ نصرۃ العلوم کے جن خریداروں کا سالانہ چندہ خریداری ختم ہو چکا ہے وہ براہ کرم اپنا چندہ روانہ فرما دیں اور خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ (ادارہ)

......☆......☆......☆......☆......

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطبہ جمعۃ المبارک (غیر مطبوعہ) --- s --- مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ
بانی جامعہ نصرۃ العلوم

# خانہ کعبہ کی تعمیر اور حج کے بعض احکام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَائِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ o وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ o لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ o (الحج۔۲۶ تا ۲۸)

محترم حاضرین و برادرانِ اسلام!

## خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو

سورۃ الحج کی تلاوت کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حج کی بنیاد بیت اللہ شریف کا ذکر کیا ہے، ارشاد ہوتا ہے: وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اُس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کیلئے بیت اللہ شریف کی جگہ مقرر کی۔ بَوَّأْنَا کا معنی ٹھکانا دینا، جگہ دینا یا مقرر کرنا ہوتا ہے، یہ اُس دَور کو ذکر ہے جب اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ شریف کی تعمیر نو کا حکم دیا تھا۔ خانہ کعبہ کی جگہ تو پہلے سے مقرر اور بزرگ و محترم تھی مگر حوادثات زمانہ کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی عمارت منہدم ہو چکی تھی اور وہاں صرف ایک ٹیلہ ہی تھا جس کی وجہ سے اصل عمارت کی بنیادیں معلوم نہیں ہوتی تھیں، اس لئے ابراہیم علیہ السلام کے لئے بیت اللہ شریف کو اُس کی اصل بنیادوں پر اُٹھانا محال نظر آتا تھا۔

## اولین عبادت خانہ

خانہ کعبہ کی بزرگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں پہلے سے ہی مسلمہ تھی جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ

وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ (آل عمران۔۹۶) سب سے پہلا عبادت خانہ جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے جس کو بکہ بھی کہتے ہیں، وہ بڑی برکتوں والا اور جہاں والوں کے لئے ہدایت کا سامان ہے۔ دراصل بیت اللہ شریف کی اولین تعمیر اللہ کے حکم سے فرشتوں نے یا آدم علیہ السلام نے کی تھی جسے اولین عبادت خانہ مقرر کیا گیا، جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا کہ مولا کریم! جنت سے خروج کے بعد میرا دل غیر مطمئن ہے اور سکون سے محروم ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ عبادت خانہ ہے، اس کا طواف کرو اور اس میں عبادت کرو تو تمہارے دل کو سکون مل جائے گا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کی روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! سب سے پہلی مسجد کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام۔ انہوں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد تو آپؐ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ عرض کیا، اِن دو مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا، چالیس سال کا عرصہ ہے۔

تاریخی لحاظ سے یہ بات مسلمہ ہے کہ بیت اللہ شریف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا جبکہ مسجد اقصیٰ کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی اور اِن دونوں ادوار کے درمیان کم وبیش ایک ہزار سال کا عرصہ ہے، تو پھر یہ چالیس سال والی بات کا کیا مطلب ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر خانہ کعبہ تعمیر ثانی تھی، اصل اور پہلی عمارت تو آدم علیہ السلام یا فرشتوں نے تعمیر کی تھی، پھر جب آپ فلسطین تشریف لے گئے تو وہاں بھی عبادت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ نے فرمایا کہ یہاں بھی عبادت خانہ تعمیر کرلو، چنانچہ مسجد اقصیٰ کی پہلی تعمیر بھی آدم علیہ السلام ہی کے ہاتھوں بیت اللہ شریف کی تعمیر کے چالیس سال بعد عمل میں آئی۔

## بیت اللہ شریف کی عمارت میں تسلسل

بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر تعمیرِ ثانی ہے اور پھر اس کے بعد یہ عمارت تسلسل کے ساتھ قائم ہے۔ مختلف اوقات ادوار میں حسبِ ضرورت اس کی تعمیر نو ہوتی رہی ہے اور حج کا سلسلہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر بدستور جاری ہے۔ بَوَّأْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے بیت اللہ کی جگہ مقرر کردی، اس کی وضاحت تفسیری روایات میں ملتی ہے کہ اُس وقت خانہ کعبہ کی عمارت تو موجود نہیں تھی بلکہ محض ایک ٹیلہ سا ہی نظر آتا تھا، اور بیت اللہ شریف کی اصل بنیادوں کی نشاندہی ایک مشکل امر تھا جس پر آپ عمارت کو دوبارہ اٹھا سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل کا ایک ٹکڑا بھیج دیا جس نے عین خانہ کعبہ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اصل عمارت کی جگہ پر سایہ کر دیا، ابراہیم علیہ السلام نے اُس سایہ کے مطابق لکیریں لگا دیں۔ دوسری روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے اُس جگہ سے مٹی کو ہٹا دیا اور بیت اللہ شریف کی اصل بنیادیں ظاہر ہوگئیں جن پر ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ دیواریں اٹھائیں۔

## مقام بیت اللہ کا شرف خاص

بہرحال بیت اللہ شریف کی جگہ تو پہلے سے ہی معزز اور بزرگ تھی، تاہم اللہ نے اس خطہ ارضی کو جو شرف عطا فرمایا ہے وہ دنیا بھر میں کسی اور جگہ کو حاصل نہیں ہے۔ اس لئے حج کا حکم اسی مقام کے لئے ہوا، حج کے مناسک یہیں ادا ہوتے ہیں جو کہ دوسری جگہ ادا نہیں ہو سکتے، گویا اس خطہ کو اللہ نے حج کے لئے خاص کر دیا ہے۔

شیخ عبدالقاھر سہروردیؒ علم تصوف اور سلوک کی اپنی مشہور زمانہ کتاب ''عوارف المعارف'' میں بیت اللہ شریف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اللہ نے ارض وسماء کو حکم دیا ائتیا طوعاً اوکرھاً میرے حکم کی تعمیل کر و خوشی سے یا ناخوشی سے تو قالتا انہوں نے عرض کیا اتینا طائعین پروردگار! ہم خوشی سے تیری اطاعت کریں گے۔ اُس وقت نہ تو زمین پھیلی ہوئی تھی، نہ آسمان کے طبقات بنے تھے بلکہ ارض وسما کا مادہ ہی تھا جنہوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے تیری اطاعت کریں گے۔ اُس وقت موجودہ زمین کا خطہ پانی ہی پانی تھا جیسا کہ آج بھی زمین کے اردگرد چودہ کروڑ مربع میل رقبہ پر پانی سمندروں کی شکل میں موجود ہے اور صرف ایک چوتھائی حصہ خشکی ہے۔

پانی اتنی ضروری چیز ہے کہ ہر جاندار کی زندگی کا مدار پانی پر ہے، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (الانبیاء۔۳۰) ہم نے بخشی پانی سے ہر چیز کو حیات۔ گویا اُس دور میں موجودہ زمین پانی ہی تھا اور اس کے اوپر ایک دھواں سا تھا جو کہ آسمان کا مادہ تھا۔ تو اس پانی میں خانہ کعبہ کی جگہ پر ایک بُلبلہ سا اٹھا جو کہ مٹی کا مادہ تھا اور پھر اسی جگہ سے مٹی کے مادے کو پھیلا کر زمین کی شکل میں متشکل کر دیا۔ اس لحاظ سے خانہ کعبہ کا مقام پوری زمین کی ناف یا اس کا مرکز ہے۔ تو شیخ عبدالقاھر سہروردیؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے جواب میں جس خطہ زمین کی مٹی نے خوشی سے اللہ کے حکم کی تعمیل کا اقرار کیا تھا، وہ اسی خانہ کعبہ والی مٹی کا مادہ تھا۔

اسی طرح میثاق الست کا ذکر بھی آتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں روحوں سے پوچھا: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، تو تمام روحوں میں سے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے جواب دیا: بَلٰی پروردگار! تو ہی ہمارا رب ہے۔ بہرحال اسی خانہ کعبہ والی جگہ سے زمین کو پھیلا دیا گیا جس کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ذکر اللہ نے سورۃ النازعٰت میں کیا ہے: وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا (آیت۔۳۰) اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا، آسمان کا مادہ پہلے اٹھا تھا، پھر اس کے طبقات بنا دئے، اور پھر زمین کو پھیلا دیا۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مادہ بھی اسی مقام سے تعلق رکھتا ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انسان کے جسم کا مادہ جس مٹی سے ہوتا ہے، اُسی مقام میں وہ دفن ہوتا ہے، یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضورؐ کی قبر مبارک تو مدینہ میں ہے جبکہ آپ کا جسمانی مادہ سطح آب پر سب سے پہلے اُٹھنے والے بلبلہ کی مٹی سے ہے جو کہ بیت اللہ اور مکہ مکرمہ کا مقام ہے، کہتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کے مقام پر پانی کا بلبلہ ابھرا تھا تو اس کا ایک حصہ یثرب کے مقام پر جا گرا تھا۔ چنانچہ آنحضرتؐ مدینہ طیبہ کی مٹی میں مدفون ہیں۔ اس مقام کو حدیث کی زبان میں روضة من رياض الجنة کہا جاتا ہے، یہ خطہ زمین مسجد نبوی میں حضور علیہ السلام کے منبر مبارک اور آپ کے گھر کا درمیانی حصہ ہے جو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اس میں مسجد نبوی، حجرہ طیبہ اور قبر مبارک شامل ہیں۔ آپ کے منبر سمیت یہ چیزیں عالمِ آخرت سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی لئے شیخ عبد القاہر سہروردیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کے مقام کو یہ عظمت حاصل ہے کہ یہیں سے زمین کا آغاز ہوا، اور اسی مٹی سے آپؐ کا وجود مبارک بھی بنا۔

## بیت اللہ کی حقیقت

یہ مقام خاص خصوصیت کا حامل ہے، یہ صرف خانہ کعبہ کی عمارت کا نام ہی بیت اللہ نہیں ہے بلکہ یہ بڑی لطیف بات ہے، بظاہر یہی کہیں گے کہ کالے پتھروں سے تعمیر کردہ دیواریں جس پر چھت بھی ہے اور پھر اُس پر غلاف چڑھا ہوا ہے اور جس کے ایک کونے میں حجرِ اسود نصب ہے، یہی بیت اللہ ہے۔ مگر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے قول کے مطابق اس کی حقیقت یہ ہے والبيت عبارة عن لطيفة ربانية فى بُعد الموهوم یعنی بیت اللہ شریف بُعد موہوم میں لطیفہ ربانیہ سے عبارت ہے۔ آپ تھوڑی دیر کے لیے اس عمارت کو تصور میں نہ لائیں تو بیت اللہ شریف سے مراد وہ فضا ہوگی جو دور تک حدِ نگاہ سے آگے تک چلی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا خطہ مهبط لتجليات ذاتية اللہ کی ذاتی تجلیات کے نزول کا مقام ہے، یہ ایسی تجلیات ہیں جو اس مقام کے علاوہ کسی دوسری جگہ پر نہیں پڑتیں، ویسے بھی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور بعض دوسرے بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بہت سی تجلیات ہیں، جن میں ذاتی بھی ہیں اور صفاتی بھی، مگر اُس کی ذاتی تجلیات صرف انسانوں کے لئے مخصوص ہیں جو کسی دوسری مخلوق پر نہیں پڑتیں، حتیٰ کہ ملائکہ مقربین بھی اللہ تعالیٰ کی صفاتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تجلیات سے ہی مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلیات صرف اس ہستی پر پڑتی ہیں جن میں مٹی کا عنصر پایا جاتا ہے، چونکہ بیت اللہ شریف کی دیواریں اور چھت پتھروں اور مٹی سے تعمیر شدہ ہیں، لہٰذا بیت اللہ شریف کا بُعد موہوم جس مقام پر واقع ہے اُس پر خدا تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کا نزول ہوتا ہے، اور وہ اسی کے ساتھ مختص ہیں۔ یہ بیت اللہ کا پتھروں کی دیواریں اور چھت کا ڈھانچہ تو ظاہری نمونہ ہے مگر حقیقت میں یہ مہبط تجلیاتِ ذاتیہ ہے۔

بزرگانِ دین اپنے قول کی تائید میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر بیت اللہ اِن دیواروں اور چھت کا نام ہوتا تو اگر اِن پتھروں اور مٹی کو یہاں سے اکھاڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے اور اس میٹریل سے وہاں عمارت کھڑی کر دی جائے تو لوگ اُدھر ہی رخ کر کے نماز پڑھنے لگیں اور اُس مقام کا طواف بھی شروع کر دیں، مگر ایسا ممکن نہیں ہے۔ لوگ بیت اللہ کے اسی مقام کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے اور اسی مقام کا طواف بھی کریں گے۔ گویا بیت اللہ شریف اِن پتھروں، مٹی اور چھت کا نام نہیں بلکہ اُس بُعد موہوم کا نام ہے، جہاں اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلیات پڑ رہی ہیں۔

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے دیانند سرسوتی کے اعتراض کے جواب میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا، سرسوتی نے اعتراض کیا تھا کہ مسلمان ہماری مورتیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ اُن کو سجدہ کرتے ہیں جو کہ مٹی اور پتھروں سے بنائی جاتی ہیں، مگر مسلمان بھی تو پتھروں اور مٹی گارے سے بنے ہوئے بیت اللہ کو سجدہ کرتے ہیں، پھر ہم پر کیوں اعتراض کرتے ہیں؟ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اُن کو وہی جواب دیا تھا جس کی بحث اُن کی کتاب ''قبلہ نما'' میں موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ شریف محض پتھروں اور گارے سے تعمیر کردہ دیواریں اور چھت کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو مہبط تجلیات ذاتیہ کا نام ہے، اگر اِن پتھروں کو یہاں سے اکھاڑ کر کسی دوسرے مقام پر عمارت تعمیر کر دی جائے تو وہ بیت اللہ شریف نہیں ہوگا، نہ لوگ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے اور نہ اُس مقام کا طواف کریں گے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کے لئے چھت اور دیواروں کو اکھاڑ دیا تو اس کی جگہ ایک خیمہ نصب کر دیا جس کی طرف لوگ منہ کر کے لوگ نمازیں پڑھتے تھے اور طواف بھی کرتے تھے پھر جب خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھائی گئیں تو خیمہ ہٹا دیا گیا، بہرحال خانہ کعبہ اس مقام کا نام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کا نزول ہوتا ہو رہا ہے، مولانا نانوتویؒ نے سرسوتی کو یہی جواب دیا تھا کہ تم اپنی مورتی کو جہاں بھی اٹھا کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لے جاؤ، وہیں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہو جبکہ ہم کسی دوسری جگہ پر خانہ کعبہ کا تصور بھی نہیں کر سکتے، تمہارے اور ہمارے نظریات میں یہی فرق ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اگر خانہ کعبہ کے پتھروں اور مٹی کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے اور اس مقام کو خالی چھوڑ دیا جائے یا اِن پتھروں سے کوئی دوسری عمارت تعمیر کر لی جائے تو اس طرف سجدہ کرنا روا نہیں ہوگا، بلکہ اُس خالی جگہ کی طرف ہی سجدہ کریں گے اور اسی مقام کا طواف بھی کریں گے۔

تو بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ کعبے کی ظاہری صورت کا تعلق اگرچہ عالمِ خلق کے ساتھ ہے اور یہ پتھروں، گارے اور چھت پر مشتمل ایک مکان ہے، جس کا مشرق، مغرب، شمال اور جنوب بھی ہے۔ بایں ہمہ امرٌ مبطنٌ لا یدری حسٌ ولا خیالٌ اسکے باجود یہ ایک باطنی امر ہے جس کا حس اور خیال ادراک نہیں کر سکتے۔ یہ ایک جہت ہے مگر اس کی کوئی جہت نہیں، بظاہر نظر آنے والی یہ کعبہ کی صورت ہے مگر اس کی حقیقت کچھ اور ہے، یہ بُعد موہوم ہے جو خدا تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کا مَورد ہے اور ہم اُن کی تجلیات کو سجدہ کرتے ہیں جو اُس کی ذات کا عکس ہوتا ہے جس کی تجلی ہوتی ہے۔ غیر اقوام مادی چیزوں مورتیوں، پتھروں یا درختوں وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں، اور انہی کی عبادت کرتے ہیں، جبکہ مسلمان پتھروں کی عبادت نہیں کرتے۔ خانہ کعبہ تو قبلہ کی علامت ہے جس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ایک عدم چیز کو وجوب اور وجود کا مظہر بنا دیا ہے۔ اسی طرح قرآن اور نماز کی حقیقت بھی سمجھ لیں۔ اِن تمام چیزوں کی حقیقتیں الگ الگ ہیں، عبودیت کی حقیقت الگ ہے، قرآن کی الگ اور خانہ کعبہ کی الگ ہے، ظاہر میں یہ محسوس چیزیں ہیں مگر اس کے باوجود وہ غیر محسوس ہیں۔ ظاہر میں یہ عالمِ خلق میں ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے، گویا اجمالی طور پر یوں کہہ سکتے ہیں کہ خانہ کعبہ مہبط تجلیات ذاتیہ ہے، اور یہ تجلیات جنت میں پہنچنے والے اہل ایمان پر وارد ہوں گی کیونکہ انسان مٹی سے تخلیق کیا گیا ہے اور مٹی کا یہ خاصہ ہے کہ اُس پر خدا تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کا نزول ہوتا ہے جبکہ باقی اشیاء پر خدا تعالیٰ کی ذاتی نہیں بلکہ صفاتی تجلیات ہی پڑتی ہیں۔ غرضیکہ خانہ کعبہ بھی ظاہر میں مٹی، گارا اور پتھروں کے ساتھ ایک محسوس چیز ہے مگر اس کی حقیقت لطیفہ ربانیہ ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کے نزول کا مقام ہے۔

## شرک کی ممانعت

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ارشاد فرمایا کہ اُس بات کو دھیان میں لاؤ جبکہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے لئے بیت اللہ کی جگہ کو مقرر فرمایا کہ اس جگہ پر بیت اللہ کی عمارت تعمیر کرو۔مگر ساتھ ساتھ ان احکام کی تعمیل کرنا بھی ضروری ہے یعنی اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا۔ بیت اللہ شریف کی تعمیر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے عقیدہ پر ہوئی ہے اور جگہ کو خدا تعالیٰ کی ذاتی تجلیات کا مہبط قرار دیا گیا ہے، نماز اسی کی طرف رخ کر کے پڑھو اور اسی گھر کا طواف کرو۔ فرمایا میرے ساتھ کسی کو نہ تو عبادت میں شریک کرنا، نہ وجود میں، نہ خالقیت میں اور نہ ہی کسی دوسری صفت میں۔

## بیت اللہ کی صفائی

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور میرے اس گھر کو پاک صاف رکھنا طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں یعنی نماز پڑھنے والوں کیلئے۔ بیت اللہ شریف اور مسجد حرام کی صفائی کا انتظام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک خوب سے خوب تر چلا آرہا ہے۔ اِس وقت سعودی حکومت نے دو سو سے زیادہ افراد کا عملہ محض حرم شریف کی صفائی کے لیے مقرر کر رکھا ہے جو وقتاً فوقتاً حرم شریف کے ایک ایک کونے کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اگر کہیں تنکا بھی گرا پڑا نظر آجائے تو فوراً اٹھا لیتے ہیں۔

ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ اللہ کے گھر کی باطنی صفائی بھی ضروری ہے تاکہ وہاں پر کفر، شرک، یا بدعت والا کوئی کام نہ ہو۔ ہمیشہ توحید، سنت، ایمان اور اطاعت کی بات ہو، طواف کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے اور نماز اور دیگر عبادات میں مصروف اللہ کے مہان کمال دلجوئی کے ساتھ عبادت کر سکیں۔

## حج کرنے کی دعوت

جب خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا: وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ لوگوں میں حج کے بارے میں اعلان کرو کہ لوگو! بیت اللہ کی تعمیر مکمل ہوگئی لہٰذا اس کے حج کے لیے آؤ۔ اُس وقت اُس مقام پر حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہما السلام اور حضرت ہاجرہ کے علاوہ کوئی انسان نہیں تھا۔ البتہ قبیلہ جرہم کے لوگ وہاں قریب ہی آباد ہو چکے تھے۔ باقی سارا ملک بے آب وگیاہ اور آبادی سے خالی تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔ مولا کریم! یہاں کوئی آبادی تو ہے نہیں جن کو میں حج بیت اللہ کی دعوت دوں۔ اللہ نے فرمایا، تم اس قریبی پہاڑ جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر اعلان کرو کہ لوگو! بیت اللہ شریف کے حج کے لیے آؤ۔ میں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہاری آواز قیامت تک آنے والی تمام روحوں کو سنا دوں گا، خواہ وہ ابھی تک عالمِ ارواح میں ہوں، باپوں کی پشتوں میں یا ماؤں کے پیٹوں میں ہوں۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے حج کا اعلان کر دیا۔ مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ یہ آواز قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں تک پہنچی اور پھر اُن میں سے جس جس کی قسمت میں حج بیت اللہ لکھا ہوا تھا انہوں نے اس آواز پر لبّیك کہا، بلکہ جتنی مرتبہ کسی کے مقدر میں بیت اللہ کا حج تھا، اتنی مرتبہ ہی اس نے لبّیك کہہ کر اپنی حاضری لگوا لی۔

## حاجیوں کا جمِ غفیر

فرمایا ابراہیم! تم اعلان کرو یَأْتُوكَ رِجَالًا لوگ تیرے پاس حج کے لیے پیادہ بھی آئیں گے وَعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ دور دراز راستوں سے چل کر بھی آئیں گے۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر سال بیس لاکھ سے زیادہ حاجی دنیا بھر سے پیدل، موٹر گاڑیوں، بحری اور ہوائی جہازوں کے ذریعے سفر کر کے حج کے لیے آتے ہیں۔

## حج کے فوائد

لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ تاکہ حاضر ہو جائیں اپنے فائدوں کی جگہ پر۔ اللہ نے اس مقام میں اہلِ ایمان کے لیے بہت سے فائدے رکھے ہیں، فرائض کی ادائیگی میں اجر و ثواب، تبرکات کی زیارت کے علاوہ مادی فوائد بھی بے شمار ہیں، جو اس مقام سے حاصل ہوتے ہیں۔ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ (المائدہ۔۹۷) اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ آج کونسا ایماندار دنیا میں ہے جس کا دل خانہ کعبہ کے ساتھ مربوط نہ ہو، دنیا کے دور دراز کونوں تک چلے جائیں، وہاں کے مومنوں کی نگاہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہی لگی ہوگی۔ یہ حج کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر جب قربِ قیامت میں اس عمارت کو گرا دیا جائے گا تو جلد قیامت برپا ہو جائے گی۔

## حج کی فرضیت

حج کی فرضیت کے ضمن میں فرمانِ خداوندی ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران۔۹۷) کہ بیت اللہ کا حج ہر اُس شخص پر فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام سے استطاعت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا الزاد والراحلة یعنی جس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شخص کے پاس اپنے لئے سفر کے اخراجات اور بیوی بچوں کے لئے حج سے واپسی تک کے لیے اخراجات کا معقول انتظام ہو، نیز اُس کے پاس سواری کا انتظام بھی ہو تو اُس پر زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہو جاتا ہے۔ البتہ بیت اللہ کے قریب رہنے والے لوگ جنہیں سواری کی ضرورت نہ ہو، ان کے لئے سواری کا ہونا شرط نہیں ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پیدل چلنے کا عادی ہو اور وہ بخوشی چل کر حج کے مقام تک پہنچ سکتا ہو، اس کے لئے بھی سواری شرط نہیں ہے۔

## احرام اور تلبیہ

حج یا عمرہ کی ادائیگی کے لئے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے، مردوں کے لئے احرام دو اَن سلی چادریں ہیں جن میں ایک کو تہہ بند کے طور پر باندھ لیا جاتا ہے اور دوسری اوپر اوڑھی جاتی ہے، البتہ سر اور چہرہ ننگا رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ عورتوں کا احرام اُن کا اپنا معمول کا لباس ہی ہے، تاہم انہیں سر کے بال اچھی طرح ڈھانپ لینے چاہئیں اور چہرہ ہر صورت میں کھلا رکھنا ضروری ہے۔ میقات پر احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنا ضروری ہے: لبیك اللّٰهم لبیك لبیك لاشریك لك لبیك انّ الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ مرد یہ تلبیہ بلند آواز سے اور عورتیں پست آواز سے پکارتی ہیں، چلتے، پھرتے، نماز کے بعد، ایک دوسرے سے ملتے وقت، چڑھائی چڑھتے وقت اور نیچے اترتے وقت تلبیہ کی کثرت رکھیں۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور کہا کہ اپنے صحابہ کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے کی تلقین کروں۔ تلبیہ پکارنے والا جب تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کناروں تک جتنے درخت، پہاڑ، دریا وغیرہ ہوتے ہیں سب تلبیہ پکارتے ہیں۔

## احرام کی پابندیاں

احرام باندھ کر محرم عورت یا مرد پر بعض پابندیاں بھی عائد ہو جاتی ہیں، مثلاً آدمی حجامت نہیں بنوا سکتا، ناخن نہیں کاٹ سکتا، خوشبو نہیں لگا سکتا، البتہ خوشبودار سبزی یا پھل استعمال کر سکتا ہے، خوشبودار صابن یا تیل استعمال نہیں کر سکتا، خشکی کا شکار نہیں کر سکتا، کسی جاندار کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا، لڑائی جھگڑا نہیں کر سکتا، میاں بیوی نہ بوس و کنار کر سکتے ہیں اور نہ مجامعت۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ احرام حاجیوں کی ایک قسم کی وردی ہوتی ہے جیسے فوج کی ایک ہی طرح کی وردی ہوتی ہے، مرد اور عورتیں تلبیہ برابر پکارتے رہتے ہیں حتیٰ کہ حتیٰ کہ عمرہ کرنے والے حجر اسود کے قریب پہنچ کر تلبیہ موقوف کردیں اور حاجی صاحبان دسویں ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کردیں۔

## سفر کی مشکلات

عمرہ اور حج کا سفر ایک مشکل سفر ہے، وطن سے علیحدگی، بیوی بچوں اور عزیز واقارب سے جدائی، سفر کی تکالیف، آب وہوا کی ناموافقیت، خوراک اور لباس میں اختلاف ایسی چیزیں ہیں جس سے دورانِ سفر واسطہ پڑتا ہے۔ حج جیسے بیس تیس لاکھ کے مجمع میں کسی تکلیف کا آجانا بعید از قیاس نہیں، اہلِ ایمان کی اخلاقی قوت ہی یہ تمام تکالیف برداشت کرنے کا حوصلہ فراہم کرتی ہے۔ لوگ نہایت صبر واستقلال کے ساتھ تمام مراحل طے کرتے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے جھگڑہ وغیرہ کرنے سے باز رہتے ہیں۔ بعض فقہاءؒ فرماتے ہیں کہ احرام کی حالت میں نکاح نہیں کرنا چاہئے، تاہم امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ نکاح تو کرسکتا ہے مگر میاں بیوی خلوت اختیار نہیں کرسکتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب حاجی حج کرکے واپس آئے تو اس کو سلام کرو اور گھر پہنچنے سے پہلے اس سے دعا کراؤ کیونکہ حج کی برکت سے اللہ نے اسکی غلطیوں کو معاف کردیا ہے۔ یہ ضروری مسائل میں نے عرض کردئے ہیں۔

## چند اہم دینی مسائل

(س) رمی جمرات کے لئے وقت مقرر ہے یا دسویں تاریخ کو نماز فجر کے فوراً بعد رمی کی جاسکتی ہے؟

(ج) دسویں تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ واپسی پر اولین کام رمی جمرہ عقبہ ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہیں، یہ رمی طلوع شمس کے بعد ہوتی ہے، البتہ گیارہ اور بارہ یا تیرہ تاریخ کو تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں بعد از زوال ماری جاتی ہیں۔

(س) میت کو غسل دینے کے بعد اس کو ذرا اوپر اٹھا کر آہستہ آہستہ جسم کو دبانا تاکہ رطوبت خارج ہوجائے، پھر مردہ جسم پر دوبارہ پانی بہاتے وقت دائیں کندھے پر پانی بہانا چاہئے یا نہیں؟

(ج) اس کی ضرورت نہیں ہے، ابتدا میں بہایا گیا پانی ہی کافی ہے۔ اگر غسل کے بعد رطوبت وغیرہ خارج ہو تو اس کو دھوڈالیں، سارے جسم پر پانی بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

## دعائیہ کلمات

بھائی سب حضرات دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام بیمار مسلمانوں کو صحت کاملہ نصیب فرمائے، جو مسلمان کسی پریشانی میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور جو مسلمان وفات پا چکے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کی بخشش و مغفرت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق کے سمجھنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق بخشے اور سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

سبحانك اللّٰهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔

(تاریخ خطبہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۶ء)


# خطبہ حجۃ الوداع

تکمیل انسانیت کا عالمی پروگرام اور امن چارٹر

== خطبات ==

مفسر قرآن حضرت مولانا

**صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ**

بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

صفحات: ۱۱۲

ناشر: ادارہ نشر و اشاعت جامعہ نصرۃ العلوم فاروق گنج گوجرانوالہ پاکستان


PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد فیاض خان سواتی

# شوقِ مطالعہ

## اہل السنۃ والجماعۃ کے دس خصائص

حضرت مولانا فرید الوحیدی صاحب فاضلِ دیوبند۔ ایم اے علیگ رقمطراز ہیں۔

''مدرسۂ دیوبند کے فکری، علمی اور عقائدی معماروں اور اوّلین اساتذہ میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہے۔ آج سارے ہندوستان، پاکستان، برما، نیپال، بنگلہ دیش، افریقہ، امریکہ، انگلستان وغیرہ ممالک میں صحیح اسلامی عقائد اور دینی تحریکات دیوبند، اس کے اساتذہ اور خاص طور پر مولانا محمد قاسمؒ کے فیضانِ نظر کا نتیجہ ہیں۔ اسلام کے باطل اور گمراہ فرقوں کی تفصیل کا تو یہاں موقعہ نہیں مگر دیوبند کے صحیح عقیدہ کے تذکرہ کے ضمن میں ایک اجمالی ذکر خارج از موضوع بھی نہیں ہے۔'' ترمذی شریف میں حدیث ہے۔ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں ایک فرقہ کے علاوہ سب دوزخی ہیں۔ عرض کیا وہ کون ہے؟ فرمایا ''ما انا علیہ واصحابی'' جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔ اوکما قال (رواہ ترمذی) اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری نے ۷۲ فرقے اس طرح شمار کرائے ہیں۔ معتزلہ ۲۰، روافض ۲۲، مرجیہ ۵، خوارج ۲۰، نجاریہ ۳، جبریہ ۱، مشبّہہ ۱۔ ان سب فرقوں کے نام میں اختلاف ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ نے ایک روایت میں اہل سنت والجماعت (فرقۂ ناجیہ) کے دس خصائص ذکر کیے ہیں، یہ سب (مندرجۂ ذیل) خصائص حلقۂ دیوبند کے ہیں۔

(۱) حضرات شیخین کو افضل جاننا یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ یعنی فضیلت بترتیب خلافت۔

(۲) بزرگ جاننا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دامادوں کو یعنی پہلے حضرت عثمانؓ کو اور پھر حضرت علیؓ کو۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۳) بزرگ جاننا دوقبلوں کو یعنی کعبۃ اللہ شریف اور بیت المقدس کو۔

(۴) موزوں پر مسح جائز ہے۔(روافض کے نزدیک ناجائز ہے)۔

(۵) دوگواہی سے باز رہنا۔یعنی کسی پر گواہی نہ دے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی۔

(۶) صالح اور فاسق ہر دو امام کے پیچھے نماز پڑھنا۔

(۷) ہر دو تقدیر پر ایمان رکھنا۔

(۸) نیک و بد ہر دو جنازہ پر نماز پڑھنا۔

(۹) ہر دو فرض یعنی نماز اور زکوٰۃ کو برابر جاننا اور ادا کرنا۔

(۱۰) امیر کی فرماں برداری کرنا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ اس کے سب رسولوں پر، اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی سب کتابوں پر ایمان لانا۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اگر استطاعت ہو تو حج کرنا۔ اور شریعت محمدی کے علاوہ کسی کی اتباع نہ کرنا۔''

(از مقالہ مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری بحوالہ الجمعیۃ دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۸۰ء ۲۶/مارچ)

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ ایک سوانحی اور تاریخی مطالعہ ص ۳۱۲ تا ص ۳۱۳، طبع دہلی، انڈیا)

## تین مفید علمی باتیں

حضرت مولانا رحمت اللہ سُبحانی لودیانویؒ رقمطراز ہیں۔

''(حضرت شقیق بلخیؒ کا قول ہے کہ) علم کا فائدہ تین باتوں پر عمل کرنے میں ہے ورنہ یہ نفع نہیں دیتا، اگرچہ اسّی صندوق کتابوں کے پڑھ لے۔

(۱) نہ محبت رکھے دنیا کی کہ یہ مسلمانوں کا گھر نہیں ہے۔

(۲) نہ دوست رکھے شیطان کو کہ یہ مسلمانوں کا رفیق نہیں ہے۔

(۳) نہ دے تکلیف کسی کو کہ یہ پیشہ مسلمانوں کا نہیں ہے۔''

(مَخزنِ اَخلاق ص ۱۴۹، طبع لاہور)

## ہستی باری تعالیٰ کی نفسیاتی دلیل

شیخ التفسیر حضرت مولانا علامہ سید شمس الحق افغانیؒ المتوفیٰ ۱۴۰۳ھ لکھتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’امام جعفر صادق سے کسی نے اللہ کے وجود پر دلیل دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم سمندر میں کشتی میں سوار ہو اور کشتی ڈوب جائے اور اُس کی کوئی تختی بھی تیرے ہاتھ میں نہ ہو اور تیرنا بھی نہ جانتے ہو تو پھر بھی تم کو سلامتی اور نجات کی اُمید باقی رہے گی؟ سائل نے کہا کہ اُمید تو باقی رہے گی۔ امام موصوف نے فرمایا ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود جس کے سہارے پر یہ اُمید قائم ہے وہی خدا ہے، یہ گویا ہستی باری کی نفسیاتی دلیل ہے۔‘‘

(علوم القرآن ص ۱۵۰، طبع بہاولپور)

## انکارِ حدیث کی وجہ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ المتوفیٰ ۱۴۰۳ھ فرماتے ہیں۔

’’جو لوگ قرآن سے من مانی مُرادیں نکالنے کے عادی ہو گئے ہیں، وہ حدیث کا انکار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ بلا کہاں سے نازل ہوگئی، اس سے تو ہم وہی معنٰی لینے پر مجبور ہو گئے، جو اللہ کی طرف سے منقول ہوتے آرہے ہیں، اور ہمیں دخل دینے کا کوئی حق نہیں رہتا، وہ انکار کر کے حدیث کو بیچ سے ہٹاتے ہیں تاکہ آزادی حاصل کریں، اور جو ان کے نفس و عقل میں اختراعی چیزیں آئیں، انہیں قرآن کی طرف ٹھونک دیں، ظاہر ہے کہ اس طرح قرآن کی مُراد نہیں ہوگی، ان کے نفس کی مراد ہوگی۔‘‘

(خطبات حکیم الاسلام ج ۴ ص ۵۶۴ تا ص ۵۶۵ طبع ملتان)

## حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا تقویٰ

حضرت مولانا علامہ فقیر محمد جہلمیؒ المتوفی ۱۳۳۴ھ لکھتے ہیں۔

’’ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ نے کسی دکاندار سے انگور خریدنا چاہا اور ایک دانہ اس کے انگوروں میں سے نمونہ کے طور پر چکھنے کے لئے اٹھا لیا، جب آپ انگور خرید کر گھر میں آئے تو آپ کے دل میں گزرا کہ میں نے بغیر اجازت فروشندہ انگور کا دانہ اٹھا کر کھا لیا تھا، اس پر آپ نے واپس جا کر فروشندہ انگور سے اس دانہ کو بخشوانا چاہا، اس نے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا کہ دس درم لے کر بخش دے، اس نے پھر انکار کیا، یہاں تک کہ نو سو درم وصول کرنے پر اس نے بخشا، اس پر فروشندہ نے ہنس کر کہا کہ میں نے کیسے فریب سے اس قدر آپ سے روپیہ لیا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ کچھ بڑی بات نہ تھی، اگر پھر بھی انکار کرتا تو میں پانچ ہزار روپیہ تک دینے کو راضی تھا۔‘‘

(حدائق الحنفیّہ ص ۱۴۸، طبع لاہور)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

## درود شریف پڑھنے کے مسنون، مستحب اور مکروہ اوقات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنیؒ المتوفیٰ ۱۴۰۲ھ لکھتے ہیں۔

''علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ

(۱) درود شریف نماز کے قعدۂ اخیرہ میں مطلقاً

(۲) اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدۂ اولیٰ میں بھی

(۳) اور نمازِ جنازہ میں بھی سنت ہے۔

(۴) اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو، اور علماء نے تصریح کی ہے کہ اس کے استحباب کی

(۱) جمعہ کے دن اور اس کی رات میں۔

(۲) اور شنبہ کو اور اتوار کو، جمعرات کو۔

(۳) اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں۔

(۴) اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر۔

(۵) جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں۔

(۶) اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت۔

(۷) اور دعا مانگنے کے شروع میں، بیچ میں اور اخیر میں۔

(۸) اور دعاءِ قنوت کے بعد۔

(۹) اور لبیک سے فراغت کے بعد۔

(۱۰) اور اجتماع اور افتراق کے وقت۔

(۱۱) وضو کے وقت۔ کان کے بجنے کے وقت۔

(۱۲) اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت۔

(۱۳) وعظ کے وقت۔ علوم کی اشاعت کے وقت۔

(۱۴) حدیث کی قراءت کے ابتداء میں اور انتہاء میں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(۱۵) استفتاء اور فتویٰ کی کتابت کے وقت۔

(۱۶) اور ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والے کے لئے۔

(۱۷) اور خطیب کے لئے۔

(۱۸) اور منگنی کرنے والے کے لئے۔ اپنا نکاح کرنے والے کے لئے۔ دوسرے کا نکاح کرانے والے کے لئے۔

(۱۹) اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت۔

(۲۰) اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھتے وقت۔"

اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) صحبت کے وقت۔

(۲) پیشاب یا پاخانہ کے وقت۔

(۳) بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے۔

(۴) ٹھوکر کھانے کے وقت۔

(۵) تعجب کے وقت۔

(۶) جانور کے ذبح کرنے کے وقت۔

(۷) چھینک کے وقت۔

اسی طرح قرآن پاک کی قراءت کے درمیان میں اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے، اھ"

(فضائلِ درود شریف ص ۱۱۷ تا ص ۱۱۸، طبع بیروت، لبنان)

## چوپاوں کے بارے میں ہدایات

الامام الفقیہ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الحکم المالکیؒ التوفی ۲۱۴ھ رقمطراز ہیں۔

"حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے بازاروں کے نگران کے نام یہ حکم نامہ تحریر فرمایا!

"چوپاؤں کو موضع رَسَّتَن کی بنی ہوئی بھاری لگام نہ دی جائے، نہ انہیں ایسی چھڑی سے ہانکا جائے جس پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لوہے کا خول چڑھا ہو۔''

اور حضرت عمرؒ نے حیّان گورنرِ مصر کو لکھا!

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ مصر میں بار برداری کے اونٹوں پر ہزار ہزار رطل بوجھ لادا جاتا ہے، جب میرا یہ خط ملے تو اس کے بعد کسی اونٹ پر چھ سو رطل سے زیادہ بوجھ لادنے کی اطلاع نہ آئے۔''

(سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ ص ۱۷۶، مترجم مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ طبع کراچی)


# دروس الحدیث

یہ مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے وہ عوامی دروس حدیث ہیں جو جامع مسجد نور میں نماز فجر کے بعد ہفتہ میں دو دن بدھ اور جمعرات کو ارشاد فرماتے تھے، اس ضمن میں آپؒ نے بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، موطا امام مالکؒ، الترغیب والترہیب، مشارق الانوار اور مسند احمد جیسی کتابوں کا مکمل درس دیا، لیکن ٹیپ ریکارڈ صرف مسند احمد کا درس ہو سکا، ان میں سے بھی بہت سی کیسٹیں ضائع ہو گئیں، اس لئے اب یہ صرف چار جلدوں میں مسند احمد کی تقریباً ایک ہزار سے زائد منتخب احادیث کے دروس شائع ہوئے ہیں جو تقریباً سولہ سو صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، ان کا انداز بیان بھی بعینہٖ تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن والا ہے۔

یہ مختلف موضوعات پر نہایت شاندار اور معلومات افزاء دروس ہیں، جن سے درس دینے والے حضرات اور علماء وطلباء کے علاوہ عوام الناس بھی بھرپور استفادہ کر رہے ہیں، ان چار جلدوں کو ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم نے شائع کیا ہے، اس کی پہلی جلد ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی تھی، جبکہ دوسری اور تیسری جلد ۱۹۹۴ء میں اور آخری چوتھی جلد ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔


PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندویؒ

# تدبر و حکمتِ عملی کی ضرورت

موجودہ صدی کے وسط سے مسلمانوں کو اپنے دین اور اپنے ملی پیغام کی طرف توجہ دلانے کی جو کوششیں ہوئیں اور ان کو ان کا عزت وعظمت کا ماضی یاد دلانے کے لیے جو لکھا اور کہا گیا، اس کے یہ اثرات پڑے کہ مسلمانوں میں بیداری اور ملی احساس وشعور کی ایک لہر اٹھی جو جگہ جگہ محسوس کی گئی، اور اس سے مستقبل میں اچھی توقعات قائم کی جانے لگیں۔ حتیٰ کہ بعض کہنے والے کہنے لگے کہ اگلی صدی اسلام کی صدی ہوگی۔

چنانچہ جب ہجری تاریخ سے نئی صدی شروع ہوئی تو بڑا غلغلہ اٹھا کہ یہ صدی اسلام کی صدی ہے اور دنیا کی قیادت اب دیر سویر مسلمان کریں گے، یہ دیکھو فلاں جگہ بڑی دینی وملی بیداری ہو رہی ہے، فلاں جگہ اتنے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں، فلاں جگہ ایسی ایسی دینی تحریکیں چلنا شروع ہوگئی ہیں۔

عیسوی تقویم کو بنیاد بنانے والوں نے کہا کہ اکیسویں صدی آ رہی ہے، یہ اسلام کے عروج وغلبہ کی صدی ہوگی، یورپ ٹوٹ رہا ہے، اب دنیا کی قیادت مسلمان قومیں لیں گی، کسی نے ترکی کی طرف دیکھا، کسی نے پاکستان سے امید قائم کی، کسی نے مصر کی طرف، کسی نے لیبیا کی طرف، کسی نے سعودی عرب کی طرف اور کسی نے ایران کی طرف دیکھا، اور یہ دیکھنا ظاہری آثار وحالات کے لحاظ سے غلط بھی نہ تھا کیونکہ ان سب جگہوں پر بعض بعض قیادتوں نے بہت امید پیدا کر دی تھی۔

اس سلسلہ میں مسلمان صحافت نے بھی شور مچایا اور مسلمان تحریکوں نے بھی حصہ لیا، لیکن دیکھنے میں یہ آیا کہ مسلمانوں کا اس وقت مزاج کام کرنے سے زیادہ نام کرنے کا بن گیا ہے، وہ کام سے زیادہ کام کا تذکرہ، جدوجہد سے زیادہ جدوجہد کا اعلان، اور پروگرام پر عمل کرنے سے قبل اس کا بے تحاشا اعلان اپنا وطیرہ بنائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے مخالف کو اس کا مقابلہ کرنے سے قبل ہوشیار کر دیتے ہیں، اس کو شکست دینے کا اپنا طریقہ اور انداز کار بتا دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی یہ کمزوری ایک بڑی کمزوری کہی جا سکتی ہے، لیکن یہ ایک نفسیاتی کیفیت بھی ہے کہ آدمی اپنی ترقی،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

توقع اور کامیابی کا چرچا کرتا ہے اور اپنی پریشانی کا تذکرہ بھی زور سے کرتا ہے۔

لیکن راہبرانِ ملت جوفہم وفراست میں بڑھے ہوئے ہیں، اس نفسیاتی کیفیت کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور تذکرہ وچرچے کی اس خواہش کو دوسری طرف موڑ سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے ان حالات کا چرچا کیا جائے جن میں انہوں نے دنیا کو اخلاق وانسانیت کا درس دیا اور قوموں اور نسلوں کو حیوانی زندگی سے نکال کر انسانی زندگی میں داخل کیا:

☆ انہوں نے مصیبت زدہ دنیا کو مصیبت سے نکالا،

☆ غلاموں کو ان کی حقیر پوزیشن سے نکال کر دوستانہ ومساویانہ پوزیشن میں پہنچایا،

☆ عورت کو ساز وسامان کی حیثیت سے نکال کر کامل انسانی حقوق کی مستحق اور رفیقہ حیات کا درجہ دیا،

☆ بچیوں کو عار وذلت کا سبب سمجھ کر زندہ دفن کر دینے سے بچا کر نعمت اور باعثِ اجر وترقی سمجھنے کا ذریعہ بنایا،

☆ انسان تو انسان ہے ہر ذی روح کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا سبق دیا،

☆ مساواتِ انسانی کا ایسا سبق دیا کہ دیکھنے والے دیکھ کر ششدر رہ گئے اور اس دین کی خوبی اور اس ملت کی عظمت کو مان گئے، چنانچہ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے اور پوری پوری قومیں مسلمان ہوگئیں۔

☆ بھلا غور کیجئے کہ کہاں ایسی مثالیں ملیں گی کہ مسلمان فوجوں نے ایک علاقہ کو فتح کیا، علاقے والوں نے مسلمانوں کے خلیفہ سے شکایت کی کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان اچانک حملہ نہیں کرتے، پہلے اپنی بات پیش کرتے ہیں، اس کے نہ ماننے کے بعد کہہ کر حملہ کرتے ہیں، اس فوج نے ایسا نہیں کیا۔ اس شکایت پر خلیفہ نے حکم دیا کہ مسلمان فوجیں مقبوضہ ملک چھوڑ دیں، واپس آجائیں اور پہلے دعوت اور پیغام پیش کریں اور صلح کے ذریعے معاملہ کو انجام دینے کی کوشش کریں، اس میں ناکامی کے بعد حملہ کریں۔ چنانچہ مسلمان فوجوں نے مقبوضہ ملک چھوڑ دیا اور اسلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پورا ملک اتنا متاثر ہوا کہ خود سے مسلمان ہوگیا۔

☆ بھلا بتائیے کہ کس نے یہ تعلیم دی کہ تمہارے لیے ہر ذی حیات کے ساتھ سلوک کرنے میں اجر ہے، اور ایک پیاسے کتے کو پانی پلا دینے پر جنت چلے جانے کی بشارت دی اور ایک بلی کو کمرے میں بند کر کے مارنے پر آخرت کے عذاب کی خبر دی۔

☆ بھلا بتائیے کہ یہ کس کے ہاں ملتا ہے کہ انتقال کے وقت نزع کی حالت میں یہ کہے کہ اپنے رب کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عبادت کرتے رہو اور اپنے غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

☆ بھلا بتائیے کہ یہ کہاں ملتا ہے کہ مصر کے مسلمان حاکم کے لڑکے نے ایک مصری سے گھوڑ دوڑ کے مقابلہ میں پیچھے آ جانے پر ایک کوڑا مار دیا۔ مصری نے خلیفۃ المسلمین سے شکایت کی۔ خلیفۃ المسلمین نے مصری حاکم کے لڑکے کو مع باپ کے طلب کیا اور مصری کے ہاتھ سے دونوں پر کوڑا چلوایا، اور حاکم سے کہا کہ تم لوگوں نے کیا انسانوں کو غلام بنا لیا ہے حالانکہ خدا نے ان کو آزاد پیدا کیا ہے۔ ذرا غور کیجئے، وہ اس زمانہ کی بات ہے جب دنیا کے متمدن ملکوں میں، تہذیب وتمدن کے گہواروں میں غلاموں اور قیدیوں کو دعوتوں میں مہمانوں کی تفریح کے لیے جلایا جاتا تھا، اخلاق وانسانیت پر عمل کا اتنا بڑا فرق ہے۔

☆ بھلا بتائیے یہ کہاں ملتا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایک مہم میں مسلمانوں کے لشکر کا سربراہ اپنے سابق غلام کے نوجوان لڑکے کو بنا دیا، لشکر جانے سے قبل آپ کی وفات ہوگئی، آپ کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر روانہ کرنا چاہا تو لوگوں نے کہا کہ اس لشکر میں بڑے بڑے عرب کے سردار ہیں، اگر اس نوجوان کے بجائے کسی بڑے سردار کو قائد بنا دیا جائے تو زیادہ مضبوط بات ہوگی۔ خلیفۃ المسلمین نے کہا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسی کو قائم رکھا جائے گا اور یہی نوجوان اور سابق غلام کے صاحبزادے ہی قیادت کریں گے۔ چنانچہ سب نے اطاعت کی اور انہی کی قیادت میں کام کیا اور کسی نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

یہ واقعات اور ان کی اتباع میں مسلمانوں کی تاریخ میں سیکڑوں اور ہزاروں واقعات کیوں نہیں ہمارے اپنے چرچے اور تذکروں کا موضوع بنتے کہ غیر مسلم حضرات کے علم میں آئیں؟ جن کو جان کر وہ کہیں کہ مسلمان ویسا نہیں ہوتا جیسا ہم نے غلطی سے اب تک سمجھ رکھا تھا اور جیسا چند بے راہ مسلمانوں کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان چوری کر لیتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام نے چوری کی اجازت دی ہے، کوئی مسلمان کسی پر ظلم کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں کو ظلم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کا پریس، ان کے جلسے، ان کے مظاہرے، یہ تو ظاہر کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے حریفوں کو اس طرح زک دیں گے، اس طرح شکست دیں گے، لیکن اپنے مخالفوں اور حریفوں کے ذہنوں کو بدلنے کی نہ کرنے کے برابر کوشش کرتے ہیں۔ ان کے مخالفوں اور حریفوں نے مسلم دشمن پروپیگنڈے ہی کو سنا اور جانا ہے کہ مسلمان اپنے مخالف کو ظالمانہ طریقہ سے ختم کر دیتا ہے، اس کو صرف دادِ عیش دینے اور من مانی کرنے اور اخلاقی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قوانین توڑنے سے ہی دلچسپی ہے، وہ اچھا شہری نہیں ہوتا، اچھا پڑوسی نہیں ہوتا، اچھا ساتھی نہیں ہوتا، وہ نا قابلِ اعتبار ہے، نا قابلِ برداشت ہے۔ بھلا بتایئے ان خیالات کے ساتھ مسلمانوں کے دشمن اور حریف مسلمانوں کے معاملہ میں کیا رویہ رکھیں گے؟

آج ساری دنیا میں مسلمانوں پر مصیبت آئی ہوئی ہے، ہر جگہ مسلمانوں کو اپنی مذہبی آزادی اور باعزت اسلامی زندگی کے لیے سخت جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے، اور ان کی اس جدوجہد کو ہر جگہ پوری طاقت سے دبایا جا رہا ہے بلکہ بہت ظالمانہ طریقہ سے کچلا جا رہا ہے۔ یورپ ہو یا ایشیا یا امریکہ، ہر جگہ اسلام کے نام لینے والے مصیبت میں مبتلا کیے جا رہے ہیں، جیسے کہ کوئی خونخوار طاقت ابھرنے لگی ہو اور اس کو کچلنے کے لیے سب کے سب لگ جائیں۔ ضرورت ہے کہ اس مصیبت کے جتنے حصے کو ہم دعوت و وضاحت کے جائز ومؤثر طریقوں کے ذریعہ دور کر سکیں، اس سے دور کریں، اور جو وضاحت اور صحیح واقفیت کے بعد ہو اس کا پوری طاقت اور ہمت سے مقابلہ کریں۔

اس کے لیے اپنے عمل کو اور تعلق مع اللہ کو بھی درست کرنا ہوگا، اور مسلمانوں کے ایمان و اخلاق کو اسلام کی صحیح تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے دعوت و تربیت کے کام کو اصول و طریقہ کے مطابق سنجیدہ اور ٹھوس طریقہ سے کرنا ہوگا اور اس پر خاصا وقت صرف کرنا ہوگا۔ شور و پروپیگنڈے کو ضرورت کے مطابق رکھنا ہوگا، اس میں ہم کو جتنی کامیابی ہوگی، اتنی ہی اللہ کی طرف سے نصرت حاصل ہوگی اور کامیابی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ“ کہ سربلند تم ہی رہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔ ہمیں ایمان کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے تب ہی ہم کو سربلندی ملے گی۔

فلسطینی قیادت کی یہ صدا کون سنے گا کہ مسلسل بڑھتے ہوئے اسرائیلی جارحانہ اقدامات کی صرف مذمت کافی نہیں، ان کی روک تھام کیلئے مؤثر عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

**حضرت مولانا زاهدالراشدی صاحب**

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[خطاب] مولانا محمد فیاض خان سواتی
[ضبط وترتیب] محمد حذیفہ خان سواتی

# طلبِ دنیا کے چار جائز اور چار ناجائز مقاصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى، خُصُوْصاً عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا○

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ، وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

محترم حاضرین و برادرانِ اسلام وخواتین محترمات!

## تمہید

میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم سولھویں پارہ میں سے ''سورۃ مریم'' کی آیت نمبر ۷۶ تلاوت کی ہے، جس کی روشنی میں آج میں ایک بڑا نازک سا مسئلہ عرض کرنا چاہتا ہوں، دنیا میں ہر انسان کو زندگی گزارنے کیلئے مال کی ضرورت ہوتی ہے اور حلال مال کی ضرورت ہوتی ہے، حلال مال اہلِ ایمان کیلئے بڑی آزمائش کا ذریعہ ہے، کسی وقت حلال مال بعض چیزوں کیلئے طلب کرنا اللہ کے ہاں مقبول ہوتا ہے اور بعض اوقات حلال مال بھی طلب کرنا اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوتا، بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حلال مال طلب کرنے سے اللہ راضی ہوتا ہے اور بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حلال مال ہی حاصل کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے، یہ بڑا اہم پہلو ہے، میں اسی کے بارے میں عرض کرنا چاہوں گا۔

سب سے پہلے اس آیت کا ترجمہ ومفہوم عرضِ خدمت ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

## تلاوت کردہ آیت کا ترجمہ ومفہوم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایاوَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اوراللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ہدایت حاصل کی ہدایت کو، یہ اس کا بڑا فضل اورانعام ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں کیلئے ہدایت کے راستے کھولتا چلا جاتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں دوسرے مقام میں اس کی وضاحت فرمادی ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ (العنکبوت۔۶۹) جولوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں، ہم ان کیلئے راستوں کی رہنمائی کرتے ہیں، ہدایت کے راستے کھول دیتے ہیں، سیدھے راستے پر چلاتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جناب رسول اللہؐ کے ذریعے شریعتِ اسلامیہ کے ساتھ اس کیلئے ہدایت کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں، اور یہ ہدایت اس لیے ہوتی ہے تاکہ انسان اس دنیا کی زندگی کو اللہ، اس کے رسولؐ اور شریعتِ اسلامیہ کے مطابق گزارنے کے ساتھ صحیح طریقے سے ایمان کی حالت میں خدا کی بارگاہ میں پیش ہو جائے اور آخرت میں اس کیلئے کامیابی ہو جائے، انسان کی زندگی کا یہی مقصد ہے، اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہونا چاہئے، باقی ساری چیزیں ذرائع، زندگی گزارنے کے اسباب اور طریق ہائے کار ہیں، جو اللہ نے بھی بتائے ہیں، اس کے نبیؐ نے بھی بتائے ہیں اور شریعتِ اسلامیہ نے بھی ان کی وضاحت کی ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى اوراللہ زیادہ کرتا ہے ہدایت کو ان لوگوں کیلئے جنہوں نے ہدایت حاصل کی، یہ ایک بڑا اصول ہے۔ ہدایت ہی ایک ذریعہ ہے جس کے ساتھ انسان کامیابی حاصل کرسکتا ہے، اس کے بغیر نہیں۔ جن لوگوں کو ہدایت حاصل ہوئی ہے، وہ ایمان لائے ہیں، مسلمان ہوئے ہیں، اعمالِ صالحہ انجام دیے ہیں تو انہوں نے کامیابی حاصل کی ہے، اس کے برعکس جن کو ہدایت حاصل نہیں ہوئی وہ کفر، شرک، نفاق اور بداعمالیوں میں گھرے ہوئے ہیں، تو ہدایت مَین ذریعہ ہے، اس وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک صاحبِ ایمان کیلئے نیکی کے ایک کام پر دس نیکیاں رکھی ہیں، اگر وہ نیک کام کرتا چلا جائے گا تو اس کیلئے نیکیاں بڑھتی چلی جائیں گی جو اسے اِس دنیا میں بھی فائدہ دیں گی، قبر میں بھی فائدہ دیں گی، حشر میں بھی فائدہ دیں گی اور جنت میں بھی فائدہ دیں گی۔

آیت کے ابتدائی حصہ میں یہ بات ذکر ہوئی، آگے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، باقی تمام کوششیں دنیا میں ختم ہو جائیں گی، اسی پر جزاء وسزاء ہے، قبر اور حشر میں راحت وعذاب ہے، جنت اور جہنم کی صورت میں ثواب وسزاء ہے خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا یہ بہت بہتر ہیں تیرے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رب کے ہاں ثواب کے لحاظ سے، ظاہر بات ہے کہ ایک نیکی پر دس گنا اجر کم از کم رکھا گیا ہے، جو بڑھتا چلا جاتا ہے وقت کے لحاظ سے، عمل میں اخلاص کے لحاظ سے، مواقع اور جگہوں کے لحاظ سے وَخَیْرٌ مَّرَدًّا اور بہتر ہیں انجام کے لحاظ سے۔ مَرَدًّا کا مطلب لوٹنا ہے، انسان اس دنیا کی زندگی گزارنے کے بعد اللہ کے ہاں واپس لوٹ کر جاتا ہے، اس لیے یہاں انجام دیے گئے اعمال بھی اس کی طرف لوٹیں گے اور اللہ کے ہاں اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

اسی مفہوم کی ایک آیت سورۃ کہف میں بھی ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔ (الکہف۔۴۶) مال اور بیٹے زینت ہیں دنیا کی زندگی کی اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے پروردگار کے ہاں ثواب کے لحاظ سے اور بہتر ہیں امید رکھنے کے لحاظ سے۔ انسان اس دنیا میں نیکی اس امید سے کرتا ہے کہ اللہ اس کی اچھی جزاء اور کامیابی دے گا۔

## باقی رہنے والی نیکیاں

وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ دونوں آیتوں میں استعمال ہوا ہے، اسی کے بارے میں کچھ فرق عرض کرنا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر کرنے والے ایک بڑے مفسر امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی تفسیر کبیر میں باقی رہنے والی نیکیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ کون کون سی ہیں۔ ان میں فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات بھی آتے ہیں، اس کی ترتیب اس طرح ہے کہ باقی رہنے والی نیکیاں سب سے پہلے عباداتِ اربعہ ہیں، ایک صاحبِ ایمان کیلئے جو ارکان اسلام ہیں، فرض نماز، فرض روزہ، فرض زکوٰۃ اور فرض حج یہ سب سے پہلے نمبر پر ہیں، دوسرے نمبر پر انہی کی سنتیں ہیں، تیسرے نمبر پر انہی کے نوافل اور مستحبات ہیں، یہ سب وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ میں آتے ہیں۔ پھر نیک اعمال جتنے بھی ہیں اس میں آتے ہیں۔ نیک اعمال کی اگر لسٹ شمار کی جائے تو اسی میں جمعہ کا ٹائم ختم ہو جائے گا، البتہ میں نے رمضان سے پہلے جمعہ میں بتایا تھا کہ سورۃ کہف میں جو وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ ہے، وہاں حضرت حسن بصریؒ اور دیگر مفسرین کرامؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد بچیوں کی اچھی تربیت ہے، انسان بچیوں کو بچوں جیسی حیثیت نہیں دیتا، اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ اگر بچیوں کو کسی نے پالا پوسا، اچھی تعلیم و تربیت دی، ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بھی باقی رہنے والی نیکی ہے اور اس مقام پر یہ مراد ہے۔ اس کو سمجھانے کیلئے حضور نبی اکرمؐ کا ایک فرمانِ مبارک عرض کرتا ہوں جو دو جلیل القدر صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہے، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ، جو حدیث کی مطولات مسند احمد اور کنز العمال وغیرہ میں موجود ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جناب رسول اللہؐ نے ایک موقع پر حضرت ابو الدرداءؓ کو مخاطب کیا اور مثال کے ساتھ سمجھایا کہ اے ابوالدرداءؓ! جب خشک ہوا چلتی ہے، مثلاً خزاں میں، جب پتے خشک ہوتے ہیں، ہوا چلتی ہے تو خشک پتوں کو اڑا کر لے جاتی ہے، درخت کے پتے خشک ہوں اور ہوا چلے تو وہ اڑ کر دور دور جا کر گرتے ہیں، جس کو ہم پت جھڑ کہتے ہیں، جناب رسول اللہؐ نے فرمایا جس طرح یہ ہوا خشک پتوں کو اٹھا کر دور گرا دیتی ہے، بہت دور دور تک لے جاتی ہے، اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح وتہلیل، تقدیس وتکبیر سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اللہ اکبر، یہ الفاظ انسان کے گناہوں کو اس طرح اڑا کر دور لے جاتے ہیں جس طرح ہوا خشک پتوں کو اڑا کر دور لے جا کر پھینک دیتی ہے۔ آپ نے حضرت ابوالدرداءؓ سے یہ بھی فرمایا جب تک تیری جان میں جان ہے، تیری زندگی ہے، یہ عمل کرتے رہنا۔ اس لیے ہر مسلمان مرد اور خاتون کو زندگی میں اس عمل کا معمول بنانا چاہیئے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض ہیں، واجبات بھی ضروری ہوتے ہیں، لیکن زائد نوافل کو بھی اپنی زندگی کا معمول بنانا چاہیئے، ہر روز اتنا وقت نکالنا چاہیئے جس میں تھوڑی سی تسبیح، تھوڑی سی تہلیل، تھوڑی سی خدا کی تکبیر بیان کرے، تھوڑا ذکر واذکار کرے، درود شریف پڑھے، یہی باقی رہنے والی نیکی ہے۔ جہاں انسان کے فرائض میں کوتاہی ہوگی تو فیصلے کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ ان نوافل کے ساتھ اس کوتاہی کی تلافی کر دے گا، یہ بڑی اہم بات ہے اس کو معمولی نہ سمجھنا۔

جناب رسول اللہؐ نے جب حضرت ابوالدرداءؓ سے وعدہ لیا کہ اپنی زندگی کا یہ معمول بنانا تو جب وہ بعد میں اپنے اعزہ واقارب، شاگردوں اور ساتھیوں کو یہ حدیث سنایا کرتے تھے تو قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ میں خود بھی اس پر عمل کروں گا اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کی تلقین کرتا رہوں گا، چنانچہ وہ اپنے گھر والوں اور متعلقین کو کہتے رہتے کہ تم بھی یہ عمل کیا کرو، حضورؐ نے مجھ سے بھی وعدہ لیا تھا، یہ تمہارے لیے بڑے فائدے کا عمل ہے۔

یہ میں نے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ کی ایک مثال دی ہے۔ اب میں جو میرے موضوع سے متعلق ہے اس کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ عرض کرنا چاہتا ہوں، جو حدیث کی بہت سی کتابوں میں موجود ہے، مثلاً امام بیہقیؒ نے ''شعب الایمان'' میں، محدث ابونعیم اصبہانیؒ نے ''حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء'' میں اور خطیب تبریزیؒ نے اپنی حدیث کی معروف کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' میں اس حدیث کو نقل کیا ہے، جس کو روایت کرنے والے حضور نبی اکرمؐ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہؓ ہیں، جنہیں جناب رسول اللہؐ کی خدمت میں رہنے کا صرف تین چار سال موقع ملا، نادار تھے، اصحابِ صفہ میں سے تھے، ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے، مسجد نبوی میں، سفر میں، غزوات اور جنگوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں بھی ساتھ ساتھ ہی رہتے تھے، تھوڑے وقت میں انہوں نے بہت فائدہ اٹھایا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ میں سے سب سے زیادہ حدیثیں بیان کیں، ان کی بیان کردہ احادیث میں سے ایک یہ بھی ہے جو بڑی اہم ہے، وہ میں آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

## طلبِ دنیا کے صحیح اور غلط طریقے

میں نے شروع میں بتلایا کہ انسان کا دنیا طلب کرنا ضروری چیز ہے، دنیا کی زندگی گزارنے کیلئے اسباب کو اختیار کرنا منع نہیں ہے، لیکن ایک مسلمان کیلئے کچھ پابندیاں ہوتی ہیں، دنیا کو طلب کرنا صحیح طریقے سے ہو تو یہ دین کا حصہ ہے، اگر غلط طریقے سے ہو تو دین کے خلاف ہے۔ میں اہلِ ایمان اور مسلمانوں کیلئے ایک بڑی باریک اور نازک سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں، دنیا میں ہر مومن کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ حلال مال کمائے، ظاہر بات ہے کہ اللہ کا حکم ہے، جو اس نے انبیاء کو بھی دیا ہے اور اہل ایمان کو بھی دیا ہے، اب حلال مال کو طلب کرنا بسا اوقات اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بن جاتا ہے اور حلال مال طلب کرنا اور دنیا طلب کرنا ہی بسا اوقات خدا کی ناراضگی کا ذریعہ بھی بن جاتا ہے، اس حدیث مبارکہ میں چار چار مثالیں دی گئی ہیں، چار کام ایسے ہیں کہ آدمی دنیا طلب کرے گا تو اللہ راضی ہوگا، اور چار ہی کام ایسے ہیں کہ انسان دنیا طلب کرے گا تو خدا ناراض ہوگا۔

[۱] پہلے وہ چار کام عرض کرتا ہوں جو جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمائے کہ اس طریقے سے دنیا طلب کرنے سے اللہ راضی ہوگا، حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا جس نے دنیا طلب کی حَلَالًا حلال کیلئے، پہلی شرط یہ ہے۔ ایک مسلمان مومن کو حلال کے علاوہ طلب ہی نہیں کرنا چاہئے۔ بخاری شریف میں حضور نبی اکرمؐ کا فرمانِ مبارک موجود ہے، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ آدمی حلال وحرام کی تمیز نہیں کرے گا کہ اس نے دنیا حلال سے طلب کی ہے یا حرام سے، اس کا نظریہ یہ ہوگا کہ بس مال آنا چاہئے، چاہے جس طریقے سے بھی آئے۔ تو پہلی شرط جناب رسول اللہؐ نے یہ فرمائی حَلَالًا جس نے دنیا طلب کی حلال کیلئے۔

حلال بڑی اہم چیز ہے، اللہ نے انبیاء کو بھی حکم دیا ہے يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ۔ (المؤمنون۔۵۱) اے رسولو! پاکیزہ اور حلال میں سے کھاؤ، اور تمام اہل ایمان کو بھی حلال کیلئے پابند کیا، يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا۔ (البقرہ۔۱۶۸) اے لوگو! زمین میں جو ہے اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ۔ انسان کھائے گا تب ہی جب اسے طلب کرے گا اور اپنی ملکیت میں لائے گا، دنیا کو طلب کرے گا،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کام کاج کرے گا، تجارت کرے گا، ملازمت کرے گا تو اس کے پاس دنیا کا پیسہ آئے گا، پھر اس کے ساتھ کھا اور پہن سکے گا اور اس کو استعمال میں لا سکے گا۔ یہ ایک مستقل موضوع ہے کہ حلال کیا ہے اور اس کو کیسے استعمال کرنا چاہئے، بہرحال میں اس طرف نہیں جا رہا بلکہ اشارہ کر رہا ہوں۔ پہلی شرط آپ نے یہ فرمائی کہ جس نے دنیا طلب کی حلال کیلئے۔

[۲] دوسری شرط آپ نے یہ ارشاد فرمائی وَاسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ یعنی دنیا طلب کی حلال کیلئے اور اس کے ساتھ اس کا نظریہ یہ ہے کہ وہ مانگنے سے بچ جائے، سوال سے پاکدامن رہے۔ سوال انسان کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔ جن کے پاس کھانے، پینے، رہنے کیلئے کچھ نہیں ہوتا ان کو دوسرے کے سامنے سوال کرنا پڑتا ہے۔ غرضیکہ دنیا طلب کرتا ہے ایک تو حلال کیلئے اور دوسرا سوال سے پاکدامنی کیلئے کہ مانگنے، ہاتھ پھیلانے اور ذلیل ہونے سے بچ جائے کیونکہ یہ بڑا ذلت کا راستہ ہے۔

صحیح سائل کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ (المعارج۔۲۵) دوسری جگہ فرمایا وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ (الذاریات۔۱۹) یعنی جو صاحبِ مال ہیں ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو آزمائش میں ڈالا ہے اور ان کو مال دے کر آزمائش میں ڈالا ہے، یہ دینے والے ہیں وہ لینے والا ہے، لہٰذا صحیح سائل کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب رسول اللہؐ کو یہ تعلیم دی ہے کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ (الضحیٰ۔۱۰) سوال کرنے والے کو جھڑکیں مت۔ لیکن معاشرے میں دیکھا جائے تو یہ ایک پیشہ بن گیا ہے، پتہ نہیں چلتا کہ صحیح کون ہے غلط کون ہے، بعض کے بارے میں پتہ ہوتا ہے بعض کا پتہ نہیں ہوتا، جو صحیح سائل ہے اس کیلئے اللہ نے یہ راستہ رکھا ہے اور جو غلط سائل ہے اس کے بارے میں وعید آئی ہے، جناب رسول اللہؐ نے فرمایا، امام ترمذیؒ نے ''کتاب العلل'' میں یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جس آدمی کے پاس مال ہے، اس کی تحدید بھی آئی ہے پچاس درہم، اس کے باوجود وہ لوگوں سے مانگتا ہے تو ایسا سائل، مانگنے والا، بھکاری اللہ کی بارگاہ میں ایسے پیش ہوگا کہ اس کا منہ نوچا ہوا ہوگا، اس لیے صحیح اور غلط کا امتیاز کرنا چاہئے۔

[۳] تیسری شرط آپ نے یہ فرمائی وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ دنیا کو طلب کرتا ہے حلال مال کیلئے، سوال سے بچنے کیلئے اور اس کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے گھر والوں کیلئے کوشش کرے، کشادگی کرے۔ اس دنیا میں انسان کو زندگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گزارنے کیلئے ایک گھرانہ ملتا ہے، اس کے بیوی بچے ہوں گے، والدین، بہن بھائی اور اقرباء ہوں گے، ہر ایک کا درجہ بدرجہ حق ہے، وہ حلال مال طلب کرتا ہے کہ اپنے اہل وعیال کیلئے کوشش کرے کہ میرے گھر والے اچھا کھائیں، اچھا پہنیں، اچھی جگہ رہیں، والدین، بہن، بھائی اور خاندان کے ضرورت مند ہیں تو ان کیلئے دنیا طلب کرتا ہے تو حضور نبی اکرمؐ نے ایک بات یہ بھی ارشاد فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں جابجا اس کا ذکر آیا ہے کہ انسان پر بہت سے حقوق ہیں، اقربین کا لفظ بہت جگہ آیا ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ ذوی القرباء، قرابتداروں اور رشتے داروں کے حقوق ہیں، ان میں پھر درجہ بدرجہ ہیں، بیوی بچے، والدین، بہن بھائی، چچے، پھوپھیاں، ماموں اور دیگر قریبی رشتہ دار سب درجہ بدرجہ ہیں، تو اس کی نیت ہو کہ وَسَعْياً عَلٰى اَهْلِهٖ کہ وہ اپنے گھر والوں کیلئے کوشش کرے۔

[۴] چوتھی شرط جناب رسول اللہؐ نے یہ ارشاد فرمائی، جو بڑی اہم ہے، آج ہمارا معاشرہ اس سے یکسر خالی ہے، آپ نے فرمایا وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ اپنے ہمسائے پر شفقت کرنے کیلئے دنیا طلب کرتا ہے، یعنی حلال مال۔ ہمسائے کے بڑے حقوق ہیں، حضور نبی اکرمؐ کا فرمانِ مبارک ترمذی شریف میں موجود ہے، آپ نے فرمایا جبرائیلؑ مجھے ہمسائے کے ساتھ اچھائی کرنے کی لگاتار وصیت کرتے رہے، بہت دفعہ آئے کہ ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے، یہاں تک کہ میرے ذہن میں یہ بات پیدا ہوگئی کہ کہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمسائے کو وراثت میں ہی حقدار نہ بنا دے۔ کھانے کے حوالے سے بھی تعلیمات ہیں، جب آدمی گوشت بناتا ہے تو فرمایا کہ اس میں ایک چلو پانی زیادہ ڈال لو، شوربا زیادہ بنالو، اگر اس کے ہمسائے میں کوئی کمزور ہے تو ایک چلو پانی، یعنی ایک پیالی شوربے کی اپنے ہمسائے کو بھی دے دو۔ آج کل ہمسائے کو ہمسایہ سمجھا ہی نہیں جاتا، ہمسائے کو ہمسائے سے جتنی اذیت آج کے دور میں پہنچ رہی ہے اتنی کبھی نہیں پہنچی ہوگی۔ لوگ کئی کئی سال تک اکٹھے رہتے ہیں، دیواریں باہم ملی ہوئی ہیں، لیکن پتہ ہی نہیں ہوتا کون ہے۔ محلوں میں تو پھر پتہ ہوتا ہے، پوش علاقوں میں بالکل پتہ نہیں ہوتا ہے۔

الغرض! یہ وہ چار باتیں ہیں جن کے بارے میں جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر دنیا طلب کرے گا، ایک حلال کیلئے، دوسرا سوال سے بچنے کیلئے، تیسرا اپنے اہل وعیال کی سہولت کیلئے اور چوتھا اپنے ہمسائے پر شفقت کیلئے، اگر اس کی یہ چار نیتیں ہیں، اس کا نتیجہ آپ نے یہ فرمایا ایسا آدمی لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ایسا آدمی قیامت والے دن خدا کے ساتھ جب ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ ایسا ہوگا جیسے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔ چودھویں رات کا چاند کتنا چمکتا ہے اور کس طرح مکمل ہوتا ہے۔ یہ چار وہ باتیں ہیں جو نیک نیتی کے ساتھ دنیا کو طلب کرنے کیلئے ہیں۔

[۱] اب اس کا دوسرا پہلو اسی حدیث مبارک میں جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا اور جس نے دنیا کو طلب کیا، پہلی شرط حَلَالًا حلال کیلئے، یہاں تک تو اس کی نیت ٹھیک ہے، دنیا کو طلب کرتا ہے حلال کیلئے، کوشش کرتا ہے سود، چوری، غبن، ڈاکے کا پیسہ یا کسی کا حق نہ ہو بلکہ حلال ہو، لیکن آگے اس کی نیت ٹھیک نہیں رہتی، یہ ہر ایک نے اپنے اپنے گریبان میں دیکھنا ہے، جناب رسول اللہؐ نے ہمیں کس طرف توجہ دلائی ہے، دنیا کو طلب کرتا ہے پہلی شرط یہ کہ حلال ہی طلب کرتا ہے، اب حلال مال میں بھی خدا کی ناراضگی کے ذریعے کیسے پیدا ہو جاتے ہیں، یہ جناب رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

[۲] دوسری بات جناب رسول اللہؐ نے یہ ارشاد فرمائی کہ جس نے دنیا کو طلب کیا حلال مال ہی کے ساتھ لیکن مُكَاثِرًا مال کو بڑھانے کیلئے، حالانکہ مال میں اللہ نے اتنے حقوق رکھے ہیں کہ وہ حقوق آدمی صحیح طریقے سے اداء کرے تو اس کے پاس مال بہت کم بچتا ہے، فرائض ہیں، زکوٰۃ ہے، صدقۃ الفطر ہے، قربانی ہے، واجبات ہیں، والدین، بیوی بچوں، اقرباء، ہمسائیوں اور دوست واحباب کے حقوق ہیں، یہ سارے اسلام کے مطابق انجام دے تو مال اس کے پاس بچتا ہی نہیں، مال حلال ہی کماتا ہے لیکن نیت ٹھیک نہیں بلکہ کثرت کیلئے کرتا ہے۔ اللہ نے قرآن کریم میں سورۃ التکاثر میں اس کی بڑی نفی کی ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ تم کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے کثرت کی طلب نے حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے، انسان مرتے دم تک یہی کہتا ہے کہ میرا مال بڑھ جائے، میں مال سے مال بناؤں اور سب سے بڑھ جاؤں۔

[۳] تیسری بات یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا طلب کرتا ہے حلال مال ہی کیلئے لیکن مُفَاخِرًا ایک دوسرے پر فخر کرنے کیلئے۔ ایک دوسرے پر فخر کیسے ہوتا ہے، آج کل ہمارے معاشرے میں دیکھا جا سکتا ہے، مثلاً میرے پاس زیادہ پیسہ ہے، اس کی بہت سی صورتیں ہیں، شادی کا موقع آتا ہے تو میرے بچے اور بچی کی شادی ایسی ہونی چاہئے کہ پورے محلے میں کسی اور کی ایسی شادی نہ ہو، یہ حلال مال ہی میں سے غلط راستے اور غلط نیت کے ساتھ خرچ کرتا ہے، میرا لباس ایسا ہو کہ شہر میں کسی کے پاس ایسا نہ ہو، میرے پاس سب سے بڑا عہدہ ہونا چاہئے، اس کیلئے حلال مال خرچ کرتا ہے اور فخر جتاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[۴] چوتھی بات آپ نے یہ ارشاد فرمائی مُرَائِیًا ریا کاری کیلئے۔ مال کمایا ہے، حلال ہے، لیکن حلال مال میں وہ ریا کاری کرتا ہے، مثلاً روزے داروں کا افطار کراتا ہے تاکہ پورے محلے والے کہیں کہ واہ! بڑا مال دار ہے، بڑا سخی ہے، حالانکہ روزہ افطار کرانے کا بہت ثواب ہے، لیکن یہاں آ کر حلال مال میں بھی ریا کاری کرتا ہے۔ ریا کاری کی شریعت میں بہت زیادہ مذمت آئی ہے، یہ بہت بری چیز ہے، اس کا بڑا لمبا پہلو ہے، میں اس طرف نہیں جاتا وقت ختم ہوا۔

یہ دوسرا پہلو ہے جس کی چار نشانیاں ہیں، دنیا کو طلب کرتا ہے حلال مال ہی کے ساتھ لیکن مال کو کثیر کرنے کیلئے، فخر کرنے کیلئے، ریا کاری کیلئے، تو ایسے آدمی کے بارے جناب رسول اللہؐ نے فرمایا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ جب وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملے گا تو اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوں گے، حالانکہ مال حلال طلب کیا ہے، نیت ٹھیک ہے، اس کی تین مثالیں بیان کی ہیں کہ اللہ خوش ہوگا، نیت ٹھیک نہیں ہے تو جناب رسول اللہؐ نے تین مثالیں پیش کی ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے آدمی سے ناراض ہوں گے۔

دعا فرمائیں کہ دنیا جو ہم طلب کرتے ہیں، مال جو ہم کماتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حلال کمانے کی توفیق نصیب فرمائے، نیت صحیح نصیب فرمائے اور اچھے اعمال انجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے تاکہ ہمارے لیے یہی باقیات صالحات بن جائیں۔ یہی دنیا کے اعمال اچھی نیت کے ساتھ کرے گا تو ہمارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا، بری نیت سے کرے گا تو بھی لکھا جائے گا، پھر اس کے فیصلے قیامت والے دن ہوں گے، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

## ایک اہم دینی مسئلہ

[س] کامران الحق پوچھ رہے ہیں پچھلے دنوں ہمارے ملک کے لیڈر عمران خان پاکپتن بابا فریدؒ کے مزار پر گئے اور بقول میڈیا کے انہوں نے فرش کو چوما، عقیدت کے طور پر سجدہ کیا یا زمین پر جھکے، شریعت کے مطابق قبر کے آگے جھکنا یا سجدہ کرنا، اسکا کیا حکم ہے؟

(ج) پہلی بات تو یہ کہ عمران خان ہمارے ملک کے لیڈر نہیں ہیں بلکہ ہمارے ملک کی ایک سیاسی جماعت کے لیڈر ہیں، دوسری بات یہ کہ یہ مسئلہ بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ سجدہ عبادت کیلئے کسی کو بھی کیا جائے تو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جائز نہیں ہے، اس دنیا میں جناب رسول اللہؐ سے بڑی ہستی تو کوئی نہیں ہے، کوئی عبادت کیلئے جناب رسول اللہؐ کو ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد اب ان کی قبر پر جا کر سجدہ کرے گا تو یہ سیدھا سیدھا شرک ہے، اور اگر کسی انسان، درخت یا قبر کی تعظیم کیلئے سجدہ کیا جائے تو یہ گناہ کبیرہ اور حرام کا ارتکاب ہے۔ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، لیکن اللہ نے ایسا حکم نہیں دیا، اس لیے سجدہ صرف اللہ کیلئے ہے۔

اگر انہوں نے یہ غلطی کی ہے تو ان کو توبہ کرنی چاہیے، مسلمان کے بارے میں اچھا گمان ہی رکھنا چاہیے، میرا خیال ہے کہ ان کو یہ معلوم نہیں ہوگا، اگر ان کے علم میں علماء لا رہے ہیں تو ان کو توبہ واستغفار کرنی چاہیے نہ یہ کہ جو بتانے والے ہیں ان کو گالی گلوچ کی جائے، لیکن ایسا ہی ہو رہا ہے، ہمارے ملک کی سیاسی پارٹیوں میں سے میرا تجزیہ یہ ہے، کسی کو اس سے اتفاق ہو یا نہ ہو کہ عمران خان صاحب زبان کے لحاظ سے اتنے گندے ہیں کہ شاید ہی اس ملک کی کسی سیاسی پارٹی کا لیڈر اتنا گندا ہو، دعا فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔

## دعائیہ کلمات

جتنے بھی بیمار ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو صحت کاملہ نصیب فرمائے، جو پریشان حال ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سب کی پریشانیوں کو دور فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دینِ حق کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

(تاریخ خطبہ جمعۃ المبارک: ۲۸، جولائی ۲۰۱۸ء)

**خوشخبری !** حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کا ترجمۂ قرآن کریم رنگین ایڈیشن میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ یہ آپؒ کا تحت اللفظ بامحاورہ اردو ترجمہ ہے، جو آسان، سلیس اور عام فہم ہونے کی بنا پر اہلِ علم، طلبہ اور عوام الناس تمام ہی طبقات میں یکساں مقبول ہے۔ ترجمہ کے ساتھ بین القوسین الفاظ کی وضاحت بھی کی گئی ہے، اور رائج الوقت اردو استعمال کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ آپؒ کی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن سے علیحدہ کر کے شائع کیا گیا ہے، جس کے متنِ قرآن سمیت ۷۳۴ صفحات ہیں۔ حصول کے لیے ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے ناظم مولانا شعیب قیصر سے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ 03026693479

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا قاری سعید احمد
صدر مدرس شعبہ تجوید جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

# تجاویز برائے حفظ

مدارس میں جب بھی اصلاح نظام کی آواز اٹھتی ہے تو درسِ نظامی موضوعِ بحث بنتا ہے، گزشتہ ایک دو ہفتوں میں چند مدارس میں حفظ کے نظام کو دیکھنے کا موقع ملا تو احساس ہوا کہ حفظ کا نظام بھی خاصی توجہ کا متقاضی ہے، حفظ کا نظام چلانے والے مدارس کے لئے چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں، کوئی بات کام کی لگے تو اسے لے لیجئے۔

[۱] حفظ کا نظام اکثر و بیشتر مدارس میں قدیم طرز پر چل رہا ہے، قدیم بالخصوص پانی پتی کی درسگاہوں میں عموماً بڑے قراء کے پاس پڑھنے کا رواج تھا، جو ان کے شاگردوں میں بھی اسی طرح رائج ہے، ایک ایک استاد کے پاس درجنوں طلباء بیک وقت تعلیم حاصل کرتے تھے، تحفیظ القرآن ایک عملی سرگرمی ہے جس میں استاد ہر طالب علم کے ساتھ براہ راست منسلک ہوتا ہے، تعداد زیادہ ہو جائے تو استاد کی توجہ کا بٹ جانا بہت فطری ہے۔ بڑی کلاس میں بچہ اپنی تمام تر ذہانت کے باوجود اوسط درجے کی کارکردگی رکھتا ہے، چنانچہ جو بچہ ایک سال میں حفظ کر سکتا ہے اسے دو اور دو سال میں حفظ کی صلاحیت رکھنے والا تین سے چار سال میں حفظ مکمل کرتا ہے، حفظ کی ہر درسگاہ میں طلبہ کی زیادہ سے زیادہ تعداد پچیس سے تیس تک ہونی چاہیے۔

[۲] حفظ کے مدارس میں ایک بڑا مسئلہ اچھے مدرسین کا میسر نہ آنا ہے، اگر کوئی اچھا مدرس مل جائے تو زیادہ عرصہ قیام نہیں کرتا ہے، اس کی بنیادی وجہ فکرِ معاش ہے، اکثر مدارس میں انتظامیہ حفظ کے مدرسین کو شعبہ کتب کے مدرسین سے مشاہرے اور مراعات میں کم درجے پر رکھتے ہیں بلکہ افسوس تو یہ ہے کہ انہیں مرتبے اور اعزاز میں بھی ''چھوٹے مدرسین'' کے درجے میں رکھا جاتا ہے بھلے وہ کتنے ہی تجربہ کار ہوں، حالانکہ حفظ کا مدرس فضیلت میں سب سے بڑھ کر ہے، نیز جتنی مغز کھپائی کرتا ہے اور جتنا وقت اسے اپنی درس گاہ کو دینا ہوتا ہے، اس کا اس کے شایانِ شان اکرام کیا جانا چاہیے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[۳] حفظ کا استاد ''مار پیٹ'' کے لحاظ سے خاصا بدنام ہے، یہ بات بڑی حد تک درست ہے، اس کے بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً

۱۔ استاد کا تربیتی لحاظ سے کامل نہ ہونا، چنانچہ عالم شخص کی درسگاہ میں مار پیٹ کی شکایات نسبتاً کم ہوگی۔

۲۔ حفظ کے لئے ناسمجھ بچوں کو لے لیا جاتا ہے، جن سے مغز کھپائی استاد کے صبر کا پیمانہ لبریز کردیتی ہے، اگر کچھ سکول کی تعلیم پہلے دلوادی جائے یا سمجھ بوجھ رکھنے والے بچے کو داخلہ دیا جائے تو ان سے نبٹنا استاد کے لیے اتنا صبر آزما نہیں ہوتا۔

۳۔ مار پیٹ کا ایک بڑا باعث ہر قیمت پر نتیجے کا حصول بھی ہے۔ یاد رکھنا چاہیے ہر بچہ حفظ کے لئے موزوں نہیں ہوتا، بچے کی صلاحیت جانچنے کے لیے سائنسی معیارات ہیں، حفظ میں داخلے کے لئے ایک ماہ کا تجرباتی گھنٹہ رکھنا چاہیے جس دوران بچے کا جائزہ لے کر ان کے سرپرستوں سے مشاورت کی جاسکتی ہے کہ آپ کا بچہ حفظ کے لئے موزوں ہے یا نہیں۔ اگر موزوں ہے تو اسے تکمیل کے لئے اندازاً کتنا وقت درکار رہے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مدرس سے توقعات کا اضافی بوجھ اتر جائے گا۔

۴۔ مار پیٹ کا ایک باعث نفساتی عوارض ہیں جو ضروری نہیں کسی کو ابتدا سے لاحق ہوں، بسا اوقات ناسمجھ بچوں سے مسلسل مغز ماری استاد کو ذہنی اذیت سے دوچار کردیتی ہے اور وہ ایسی چیزوں سے اپنی تسکین چاہتا ہے، یہ انتظامیہ کا فرض ہے کہ استاد کی نفسیاتی تربیت کے لئے مختلف اوقات میں تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

حفظ کے اساتذہ اور بچوں کے لئے سیر و سیاحت، تفریحی دورے، اور ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام دیگر طلبہ سے زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

[۴] حفظ کا مطلب صرف قرآن پاک کو حافظے میں جگہ دینا ہے، اس لئے غیر ضروری تجربات سے گریز کرنا چاہیے، آیت نمبر تک وغیرہ کے حفظ کا اہتمام، بعض جگہ تو یہ بات بھی سننے میں آئی کہ فلاں درسگاہ کی ایسی شاندار کارکردگی ہے کہ بچہ قرآن الٹا بھی پڑھ لیتا ہے، سن کر سخت افسوس ہوا کہ کن معیارات کو اپنا لیا گیا ہے۔

[۵] ناظرے کے دوران والدین اور سرپرستوں کو آگاہ کرنا بھی ضروری ہے کہ حفظ القرآن کے لئے بچے کی معیاری عمر کیا ہے، میں کچھ عرصے سے اس بات کو بغور مشاہدہ کررہا ہوں اور حفظ کے مدرسین کے سامنے بھی یہ سوال پیش کرتا رہتا ہوں، میری رائے میں حفظ کے لئے بچے کی عمر گیارہ سال ہونی چاہیے، یہ بچہ ڈیڑھ سے دوسال

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں ان شاء اللہ حفظ کی تکمیل سے فارغ ہوسکتا ہے، کوشش کیجئے کہ عمر اس سے بڑھنے نہ پائے، اگر آپ بچے کو حفظ کروانے کے خواہشمند ہیں تو گیارہ سال کی عمر تک اس کے اچھے ناظرے پر توجہ مرکوز رکھئے، عمر جب گیارہ سال ہوجائے تو پرائمری مکمل ہونے کا انتظار مت کیجئے، بچے کو حفظ کی درس گاہ میں بٹھا دیجئے۔

[٦] اخلاقی اور فکری تربیت کا اہتمام حفظ کی درسگاہ میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، حفظ کی درسگاہ سے بچے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں، بدقسمتی سے کچھ ایسی درسگاہیں بھی ہیں جہاں کے فارغ التحصیل معاذ اللہ دین کے ساتھ نسبت پر بھی شرمساری محسوس کرتے ہیں، جبکہ ایسی درسگاہیں بھی موجود ہیں جہاں بچے صرف حفظ کے لئے آئے اور کامل بن کر نکلے۔


# اسلام، جمہوریت اور پاکستان

از قلم

مفکر اسلام حضرت **مولانا علامہ زاہد الراشدی مدظلہ العالی**

شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

☆ نفاذ اسلام کی بحث: پس منظر اور بنیادی سوالات ☆ اسلام کا تصور ریاست وحکومت ☆ حکومت کی تشکیل میں عوام کی نمائندگی ☆ اسلام کے سیاسی نظام کا تاریخی پہلو ☆ سیاسی جماعتیں، امیدواری اور بالغ رائے دہی ☆ قانون سازی کا طریق کار ☆ اسلام، جمہوریت اور مغرب ☆ پاکستان میں نفاذ اسلام کی جد و جہد ☆ تصادم اور مسلح جدوجہد کا راستہ ☆ اسلامی نظام اور دور حاضر میں اس کا قیام ☆ قرارداد مقاصد کا متن ☆ اسلامی ریاست کے دستوری ڈھانچے کے حوالے سے تمام مکاتب فکر کے ۳۱، اکابر علماء کرام کے طے کردہ متفقہ ۲۲ دستوری نکات۔

صفحات: ۱۳۰

ناشر: الشریعہ اکادمی ہاشمی کالونی گوجرانوالہ۔ برائے رابطہ: 03066426001)


PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا زاہد الراشدی

# اعمالِ خیر کی حفاظت بھی ضروری ہے

(۳۰ رمضان المبارک کو بعد از نماز عصر مرکزی جامع

مسجد واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ میں نمازیوں سے خطاب)

**بعد الحمد والصلوٰۃ!**

رمضان المبارک آج ہم سے رخصت ہونے والا ہے، گھنٹہ ڈیڑھ کا مہمان ہے، یہ برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ اللہ تعالیٰ سال کے بعد ہمیں عطا فرماتے ہیں، اس میں اعمال خیر کی توفیق بھی زیادہ ملتی ہے اور مواقع بھی زیادہ ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو جیسے کیسے بھی ہیں اور جتنے بھی ہیں محض اپنے فضل وکرم کے ساتھ قبول فرمائیں اور صحت وعافیت اور توفیق کے ساتھ بار بار رمضان المبارک نصیب فرمائیں، آمین یارب العالمین

اس موقع پر تین گزارشات مختصراً پیش کرنا چاہتا ہوں، خود اپنے لیے بھی اور آپ حضرات سے بھی کہ ہمیں ان کا لحاظ کرنا چاہیے۔

پہلی بات یہ کہ ہم جب بھی کوئی کام کرتے ہیں تو تکمیل سے پہلے اس پورے عمل پر ایک نظر ضرور ڈالتے ہیں تاکہ اگر کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو اسے پورا کرنے کی کوئی صورت نکالی جا سکے، مثال کے طور پر مکان بنایا ہے تو اس کی تکمیل کے آخری مرحلہ میں ایک نظر مجموعی کام پر ڈال لیتے ہیں کہ کون سا کام ہو گیا ہے اور کون سا رہ گیا ہے تاکہ اس کی تلافی کی جا سکے۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث مبارکہ میں یہ بات روزمرہ معمولات کے حوالے سے فرمائی ہے کہ رات کو سونے سے پہلے جب بستر پر لیٹو تو پورے دن کے اعمال پر ایک نظر ڈال لیا کرو کہ صبح بیدار ہونے کے بعد سے اب رات سونے تک دن میں کون کون سے کام کئے ہیں، ان میں سے کتنے کام صحیح ہوئے ہیں اور کون سے غلط ہو گئے ہیں تاکہ دن کی مجموعی پوزیشن سامنے رہے کہ خیر کے اعمال زیادہ ہوئے ہیں یا غلطیوں کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ارتکاب زیادہ ہوا ہے، ہمارے ہاں کاروباری دنیا میں اسے روکٹر ملانا کہتے ہیں کہ کوئی بھی تاجر شام کو اپنا کام بند کرنے سے پہلے دن کی مجموعی کیفیت کا ایک نظر میں ضرور جائزہ لیتا ہے کہ آج کا دن نفع کا تھا یا گھاٹے کا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تلقین نیکیوں کے بارے میں فرمائی ہے کہ رات کو سونے سے قبل دن بھر کی نیکیوں اور گناہوں کا روکٹر ملایا کروتا کہ اس کی روشنی میں اگلے دن کی ترتیب طے کرسکو یہی بات میں رمضان المبارک کے حوالہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رمضان المبارک مکمل ہوتے وقت ہم سب کو اس ماہ کے دوران اپنے معمولات اور مصروفیات پر ایک نظر ڈال لینی چاہئے تاکہ یہ بات ذہن میں آجائے ہم نے خیر کے کام زیادہ کئے ہیں یا غلطیاں اور گناہ زیادہ ہوئے ہیں، یہ بات ہمارے لیے اگلے پروگراموں کے لیے راہ نما بنے گی اور ہم اپنی غلطیوں کی اصلاح کرسکیں گے۔

دوسری بات یہ عرض کروں گا کہ رمضان المبارک میں باقی سال سے زیادہ اعمالِ خیر کی توفیق ملتی ہے اور الحمدللہ پورے عالم اسلام میں رمضان المبارک کا ماحول باقی مہینوں سے مختلف ہوتا ہے، رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ہمارا ماحول بدل جاتا ہے، مصروفیات بدل جاتی ہیں اور کھانے پینے، سونے جاگنے اور باقی معمولات کی ترتیب بدل جاتی ہے جو یقیناً خیر کا باعث ہے مگر رمضان المبارک رخصت ہوتے ہی ہم سابقہ پوزیشن پر واپس چلے جاتے ہیں، اس میں یہ فرق بھی سامنے رہنا چاہئے کہ رمضان المبارک کے آغاز میں تو اس کے ماحول کا عادی ہونے میں دو چار دن لگ جاتے ہیں مگر عید کے چاند کا اعلان ہونے پر ماحول بدلنے میں کوئی وقت نہیں لگتا فوراً پوری صورت حال بدل جاتی ہے۔ اس سے قطع نظر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بہرحال رمضان المبارک میں نیک اعمال کرنے اور نیکیاں کمانے کا موقع زیادہ ملتا ہے اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور اجروثواب جمع کرلیں مگر نیکیاں کمانے کے ساتھ ساتھ ان کی حفاظت کی فکر بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ جس طرح نیکیاں کمائی جاتی ہیں اسی طرح ضائع بھی ہوجاتی ہیں، کئے ہوئے نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اور کمائی ہوئی نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔

اس کے ساتھ قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ جب اعمال باطل ہوتے ہیں اور نیکیاں ضائع ہوتی ہیں تو ’’وانتم لاتشعرون‘‘، تمہیں اس کا پتہ بھی نہیں چلتا یعنی نیکی کماتے ہوئے تو انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ کما رہا ہوں لیکن نیکیاں ضائع ہوتے ہوئے پتہ بھی نہیں چلتا کہ کون سی نیکی کب اور کہاں ضائع ہوگئی ہے، بالکل ایسے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہی جیسے کوئی شخص کمپیوٹر پر کام کر کے اسے سیو نہ کرے تو وہ اعمال کسی وقت بھی ڈیلیٹ ہوسکتا ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب ڈیلیٹ ہوگیا ہے؟

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کاموں کا ذکر کیا ہے جن کے کرنے سے کمائی ہوئی نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں اور کیے ہوئے اعمال باطل ہوجاتے ہیں، مثال کے طور پر ان میں سے صرف ایک کا ذکر کرتا ہوں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''ان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الخطب '' حسد انسان کی نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ حسد اس انسانی احساس کو کہتے ہیں کہ دوسرے شخص کو اچھی حالت اور اچھے ماحول میں دیکھ کر اس کے دل میں جلن محسوس ہو کہ مجھے یہ کچھ نہیں ملا تو اس کو کیوں مل گیا ہے؟ یہ منفی جذبہ ہے جس کی مذمت کی گئی ہے، جبکہ اس کے مقابلہ میں یہی جذبہ مثبت ہوجائے تو وہ لائق تحسین ہے کہ کسی بھی شخص کو اچھی کیفیت اور ماحول میں دیکھ کر انسان خوشی محسوس کرے اور دل میں یہ کہے کہ یا اللہ تعالیٰ آپ نے اس پر مہربانی فرمائی ہے تو مجھ پر بھی کر دیں، یہ رشک کہلاتا ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی ہے۔ حسد انسان کی نیکیوں کو کھا جاتا ہے اور اس شخص کے دل کی جلن اس کو تو جلاتی ہے اس کے ساتھ اس کی نیکیوں کو بھی جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے اعمال قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں جن کے کرنے سے نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں، اس لیے نیک اعمال کرتے ہوئے اس بات کا بھی اہتمام کرنا چاہیے کہ ان کی حفاظت ہو تاکہ وقت ضرورت کام آئیں اور قیامت کے دن حساب کتاب کے موقع پر یہ ہمارے پاس موجود ہوں۔

تیسری بات یہ عرض کرتا چاہوں گا کہ آج رمضان المبارک کی تیس تاریخ ہے اور ابھی جو رات شروع ہونے والی ہے یہ عید کی رات ہے، عید کی رات کو بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی رات بتایا ہے اور اس رات کی عبادت کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من قام لیلتی العیدین محتسبا للّٰہ لم یمت قلبه یوم تموت القلوب

جس نے عیدین کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے قیام کیا اس کا دل اس دن مردنی کا شکار نہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوگا جب دلوں پر موت چھا جائے گی۔اس رات کا قیام بھی خاص عبادات میں شمار ہوتا ہے جبکہ ہماری یہ رات تمام طور پرلہو ولعب اور اس قسم کے کاموں میں گذر جاتی ہے،اس لیے گذارش یہ ہے کہ ہمیں آج کی رات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اگر اور کچھ نہ کرسکیں تو باقی اعمالِ خیر اور معمولات کے ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی عملِ خیر اس نیت سے بھی کرلیں،یا کم ازکم دو نفل اس خیال سے پڑھ لیں کہ آج کی رات عید کی رات ہے اور عبادت کی رات ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ شرکت ہوجائے گی۔

رمضان المبارک رخصت ہوتے ہوئے یہ چند باتیں آپ دوستوں کے ساتھ کرنے کا موقع مل گیا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات وثمرات سے دنیا وآخرت میں بہرہ ور فرمائیں، آمین یارب العالمین


# عون الخبیر شرح الفوز الکبیر فی اصول التفسیر

تصنیف!

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

شارح!

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتیؒ

صفحات: ۱۳۷

ناشر! ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ


PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد ابوبکر حنفی شیخوپوری

سابق استاذ التفسیر جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

# اصلاحِ معاشرہ کے بنیادی اصول

کسی خاص مذہب، قوم اور قبیلے کے لوگ اپنے رہن سہن، چال چلن اور خوشی غمی کی رسومات ادا کرنے کے مختلف طور طریقے مقرر کر کے جو ایک نظامِ زندگی تشکیل دیتے ہیں اسے ''معاشرہ'' کہا جاتا ہے۔ ہم چونکہ مسلم قوم سے تعلق رکھنے والے اسلامی ملک کے باشندے ہیں لہذا ہمارے لئے یہ جاننا اشد ضروری ہے کہ اسلام میں طرزِ معاشرت کا کیا تصور ہے اور وہ کون سے شرعی اصول اور اہم امور ہیں جن پر اسلامی حسن معاشرت کی بلند و بالا اور حسین عمارت استوار ہے، اس لئے کہ جو قوم اپنے مذہبی تعلیمات سے ناآشنا ہوتی ہے وہ دوسری قوموں کی نقالی میں فخر محسوس کرتی ہے وہ بدترین غلامی کی زندگی گزارنے کی وجہ سے اقوامِ عالم میں کبھی سر اٹھا کر جینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ آیئے! قرآن وسنت کی روشنی میں معاشرتِ اسلامی کے خدوخال پر ایک نگاہ دوڑاتے ہیں۔

اصلاحِ معاشرہ کا سب سے پہلا اور بنیادی اصول فرد کی اصلاح ہے، کیونکہ معاشرہ افراد کے مجموعہ سے وجود میں آتا ہے، جب ہر فرد اپنے احوال اور زندگی کے معاملات راہِ شریعت اور طریقِ سنت پر گامزن کر لے گا تو اس سے معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا، معاشرے میں بگاڑ کا اصل سبب ہی یہ ہے کہ کوئی شخص خود کو بدلنا نہیں چاہتا بلکہ جب کوئی مصلح اور مربی کسی کو راہِ راست پر لانے کے لئے دردِ دل سے ناصحانہ گفتگو کرے تو ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ صاحب! ہر بندہ ہی جب جھوٹ، فریب، بددیانتی، بداخلاقی اور بے شمار برائیوں میں مبتلا ہے تو میرے ایک کے سنورنے سے کون سا انقلاب آجائیگا؟ یہی وہ فسطائیت اور گھٹیا سوچ ہے جو تعمیرِ انسانیت اور ترقی معاشرہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے کہ اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنے کی بجائے دوسروں کی اندھی تقلید میں اور زیادہ غیر اخلاقی اعمال کی دلدل میں پھنستا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی و ابدی کلام اور لاریب و بے عیب کتاب میں یہ حقیقت کھلے لفظوں میں آشکارا کر دی ہے کہ فردِ واحد کی اصلاح کے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بغیر اصلاحِ معاشرہ کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بلا شبہ اللہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک نہیں بدلتے جب تک وہ خود کو نہ بدلیں (سورۃ الرعد:۱۱) لہذا یہ ضروری امر ہے کہ ہم اپنی سوچ کا دائرہ وسیع کریں اور ہر آدمی یہ نظریہ رکھے کہ میرے ٹھیک ہونے سے ہی معاشرہ ٹھیک ہوگا۔

اصلاحِ معاشرہ میں بنیادی کردار ادا کرنے والا دوسرا اہم کام ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی ہے، ابتدائے آفرینش سے انسانوں میں حقوق کی جنگ کہیں سرد اور کہیں گرم صورت میں جاری ہے، گویا یہ انسانیت کا عالمی اور آفاقی مسئلہ ہے، لیکن المیہ یہ ہے کہ تمام تر کوششیں اپنے حقوق کے حصول کے لئے ہیں اور اپنے ذمہ دوسروں کے حقوق پورے کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں جبکہ حقدار اور حق دینے والا دونوں ہی معاشرے کا حصہ ہیں اور ظاہر ہے کہ جب طاقتور اپنے اثر ورسوخ کی بنیاد پر دوسرے کا حق غصب کرے گا اور اپنے ذمہ حقوق ادا کرنے سے بے اعتنائی کرے گا تو اس امیر وغریب، طاقتور اور ضعیف، با اثر اور بے اثر کی خود ساختہ طبقاتی تقسیم معاشرتی بگاڑ اور تنازعات کو جنم دے گی جس کا اثر عام لوگوں پر بھی پڑے گا اور کوئی شخص کسی پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے کوئی معاملہ نہیں کرے گا۔ لہذا معاشرتی زندگی کو حسین اور گل وگلزار بنانے کے لئے اپنے حقوق حاصل کرنے سے زیادہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا مبارک جذبہ لے کر میدانِ عمل میں اترنا ہوگا، یہی مزاجِ شریعت اور حکمِ قرآنی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے باہمی حقوق میں توازن و اعتدال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان عورتوں کے بھی (مردوں کے ذمہ) حقوق ہیں جیسا کہ ان عورتوں کے ذمہ (مردوں کے) حقوق ہیں (البقرہ ۲۲۸)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں وہ شخص انتہا قدر رہے جو معاشرے میں محبت و الفت اور امن و امان کی فضاء قائم رکھنے کے لئے اپنے واجبی حق سے دستبردار ہو جاتا ہے، سنن ابی داؤد میں حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے میں (اللہ کی طرف سے) اس کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں۔

حسنِ معاشرت کا تیسرا زریں اصول معاشرے میں احساسِ کمتری پیدا کرنے والی باتوں کو پھیلانے سے روکنا اور حوصلہ افزاء رجحانات کو عام لوگوں تک پہنچانا ہے، معاشرے میں جہاں کچھ لوگ اپنے غلط طرزِ عمل سے ماحول کو خراب کرتے ہیں وہیں بہت سے خدا ترس اور فرشتہ صفت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے عمدہ کردار اور حسنِ عمل کی خوشبو سے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے اور اس کا صحیح تشخص اجاگر کرتے ہیں، ہمارا اکثر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طبقہ سوشل میڈیا کے ذریعہ معاشرے کے منفی پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے اور مثبت رویوں کو نظر انداز کرتا ہے جس سے یہ تاثر عام ہوتا ہے ہمارا معاشرہ صرف نقائص، عیوب اور خامیوں سے ہی لبریز ہے اور اس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ لوگ احساسِ کمتری کا شکار ہوکر یہ سوچتے ہوئے غلط روش پر قائم رہتے ہیں کہ جب سارے ہی غلط ہیں تو ہم نے صحیح ہوکر کیا کرنا ہے۔لہٰذا معاشرے کی گرتی ہوئی ساکھ کے ذمہ دار وہ لوگ بھی ہیں جو اس بات کا ڈنڈورا تو پیٹتے ہیں کہ مسلمان پانی کی ٹینکی کے پاس پڑے ہوئے معمولی قیمت کے گلاس کو بھی نہیں چھوڑتے لیکن یہ بتانے سے گریزاں رہتے ہیں کہ اس بس سٹاپ، مسافر خانے اور دیگر پبلک مقامات پر اپنی حلال کمائی سے لاکھوں کی مالیت کی یہ ٹینکی لگانے والا اور اپنی جیب سے ماہانہ ہزاروں روپیہ بل ادا کر کے ٹھنڈا پانی مہیا کرنے والا بھی مسلمان ہی ہے۔اس پست خیالی کے خول سے باہر نکلئے اور دامنِ اسلام میں ملنے والی خداداد خوبیوں کو فخر سے بیان کیجئے تاکہ تہذیب وثقافت کے نام نہاد مغربی علمبرداروں اور اسلام کو قدامت پسندی کا طعنہ دینے والی جاہل یورپی اقوام کو پتا چلے کہ مہد سے لحد تک اور پیدائش سے وفات تک فطرتِ انسانی کے تقاضوں کے عین مطابق دستورِ حیات اور اسلامی معاشرت کی مثال پیش کرنا مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

اپنی کھوئی ہوئی معاشرتی قدروں اور عہدِ رفتہ کی دھول میں گم ہوجانے والی تابندہ روایتوں کی بحالی کے لئے ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہونا ناگزیر ہے، اس کے لئے سلف صالحین کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے جو دل میں اسلامی معاشرت کے احیاء اور ابقاء کی ایک نئی روح پھونک دیتا ہے۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک شاہی دربار میں وزیروں، مشیروں اور امراءِ سلطنت کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے، ان کے منہ سے نوالہ دسترخوان پر گر پڑا تو اسے اٹھا کر دوبارہ منہ کی طرف بڑھایا، رفقاء نے سرگوشی کرتے ہوئے اور پہلو میں کہنی مارتے ہوئے اُس سے منع کرنے کی کوشش کی تو بڑے جلال میں ارشاد فرمایا: کیا ہم ان احمقوں کی وجہ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دیں؟ اپنے سٹیٹس سے بے نیاز اور ظاہری شان وشوکت سے متاثر ہوئے بغیر اپنے معاشرتی اصولوں پر قائم رہنا اصل میں انہیں نفوسِ قدسیہ کا شیوہ تھا، ہماری نسلِ نو کے لئے ان کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

......☆......☆......☆......☆......

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مولانا محمد فیاض خان سواتی

# وفیات

(۱) ملک کے معروف خطیب حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی صاحب آف مظفر گڑھ کے جواں سال صاحبزادے مولانا محمد فاروق حیدر عباسی سانپ کے ڈسنے سے انتقال فرما گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم اس حادثہ فاجعہ پر مولانا عباسی صاحب کے غم میں برابر شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ کریم انہیں اور ان کے پورے خاندان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے اور مرحوم کو درجہ شہادت میں دار القرار کا مکیں بنائے۔
آمین یا الٰہ العالمین۔

و اذا المنية انشبت اظفارها　　　الفيت كل تميمة لا تنفع

جب موت اپنے پنجے گاڑھ دیتی ہے　　　تو پھر ہر تعویز کو تو بے فائدہ پاتا ہے۔

(۲) فروغِ شمع جواب ہے رہے گا روزِ محشر تک　　　مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام فاٹا کے امیر اور وفاقی وزیرِ مذہبی امور حضرت مولانا مفتی عبد الشکور کی اچانک ایکسیڈنٹ میں وفات نے سب ہی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بہت مستعد اور اپنے کام اور مشن کے دھنی انسان تھے، احقر ان کی ناگہانی موت پر ان کے جملہ لواحقین اور جماعتی اکابر و اصاغر سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ کریم ان کی ہمہ جہت مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

مرگِ صاحبِ دل جہانے را دلیلِ کلفت است　　　شمع چوں خاموش گردد داغِ محفل شود

(۳) عالم اسلام کے معروف عالم دین حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے جانشین، ندوۃ العلماء لکھنو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے ناظم حضرت مولانا سید رابع حسنی ندویؒ بھی گزشتہ ماہ انتقال فرما گئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون

دونوں حضرات سے فقیر کو لاہور میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا، بیانات بھی سنے، دونوں کی کتب پڑھنے پڑھانے کا موقع بھی ملا، قحط الرجال کے اس دور میں ایسے عالمِ ربانی کا دنیا سے اٹھ جانا ''موت العالم موت العالَم'' کا صحیح مصداق ہے، میں ان کے جملہ اعزہ واقارب اور متعلقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے خدا کی بارگاہ میں ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہوں اور دل کی کیفیت لبید کے ذیل کے شعر میں موجود ہے، اللہ کریم انہیں خلدِ بریں میں اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمائے، آمین بحرمۃ سید الاولین والآخرین۔

علاوہ ازیں گزشتہ ماہ مندرجہ ذیل حضرات بھی داغِ مفارقت دے گئے ہیں۔

(۴) حاجی شریف مرحوم کی صاحبزادی اور حافظ ریحان نقشبندی کی والدہ۔

(۵) الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کے طالب علم طلحہ وارث روڈ ایکسیڈنٹ میں۔

(۶) محمد طارق چوہدری میڈیکل سٹور کالج روڈ گوجرانوالہ۔

ہم ان تمام خاندانوں سے تعزیت کرتے ہیں اور قارئین کرام سے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں، اللہ کریم ان تمام کی غلطیوں، کوتاہیوں کو درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین


## مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے علوم وافکار

یہ برصغیر کی تحریک آزادی کے نامور ہیرو، امام انقلاب، شیخ الہندؒ کے مایہ ناز شاگرد، فلسفہ ولی اللّٰہی کے امام، صاحب عزیمت وکمال، فاضل دیوبند، تاریخ ریشمی رومال کے روح رواں، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے علوم وافکار، اپنوں کی ان پر زیادتیاں اور ناقدین کی ان پر الزام تراشیوں اور بہتان طرازیوں کا پردہ چاک کرنے والی بے نظیر کتاب مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتیؒ نے ۱۹۹۰ء میں بستر علالت پر تحریر فرمائی، جو ۲۹۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

**ناشر:** ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ


PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

# جامعہ نصرۃ العلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز

## --- [ شرائط داخلہ ] ---

شوال ۱۴۴۴ھ سے جامعہ نصرۃ العلوم اپنے ۷۱ ویں نئے تعلیمی سال کا آغاز کررہا ہے، ۱۲شوال سے جامعہ کے تمام شعبہ جات کا نیا داخلہ شروع ہوگا اور ۱۸ شوال سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوجائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ، اس لئے داخلہ کے خواہش مند طلباء وطالبات بروقت رابطہ کریں کیونکہ داخلہ محدود ہوگا۔

- جامعہ یا وفاق المدارس کے امتحانات میں شرکت نہ کرنے والے یا فیل ہونے والے اور اخراج شدہ طلبہ کا داخلہ نہیں ہوگا۔
- جامعہ نصرۃ العلوم کے شعبہ درس نظامی میں داخلہ کیلئے کم از کم پرائمری پاس ہونا شرط ہے۔
- نئے داخلہ کیلئے سرپرست کا ساتھ آنا اور طالب علم کے پاس اپنا یا کم عمری کی وجہ سے ب فارم اور اپنے والد کا قومی شناختی کارڈ کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔
- غیر ملکی طلباء کا داخلہ بغیر پاسپورٹ اور ویزہ کے نہیں ہوگا، شعبہ قراءات عشرہ میں داخلہ کیلئے روایت امام حفصؒ کی سند ضروری ہے۔
- روایت حفص میں صرف پہلے سال والوں کا داخلہ ہوگا۔
- داخلہ کا ٹائم صرف صبح نو سے بارہ بجے تک ہوگا۔

## ☆ جامعہ کے تعلیمی شعبہ جات ☆

☆ شعبہ درس نظامی۔
درجہ اعدادیہ سے درجہ عالمیہ دورہ حدیث تک کل گیارہ درجے بیرونی ومقامی طلباء کیلئے۔

☆ جامعہ نصرۃ العلوم للبنات وفاق المدارس العربیہ کے نصاب تعلیم کے مطابق رہائشی طالبات کے تمام درجات اولیٰ سے عالمیہ تک۔

☆ شعبہ تجوید وقرأت روایت امام حفصؒ -- بیرونی ومقامی طلباء کیلئے۔

☆ شعبہ قراءات عشرہ -- بیرونی ومقامی طلباء کیلئے۔

☆ شعبہ حفظ وناظرہ -- صرف مقامی طلباء وطالبات کیلئے۔

☆ شعبہ تعلیم النسواں (ناظرہ، حفظ اور ترجمہ وتفسیر) -- صرف مقامی طالبات کیلئے۔

☆ شعبہ ترجمہ وتفسیر -- صرف مقامی طلباء کیلئے۔

**المعلن :** مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم-فاروق گنج-گوجرانوالہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اردو زبان میں نماز کے موضوع پر ایک ضخیم، مستند اور مدلل کتاب

# نماز مسنون کلاں

== تالیف ==

مفسر قرآن حضرت مولانا

**صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ**

بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

نماز مسنون کلاں ایک ایسی مفید اور جامع کتاب ہے جس میں نماز کے تمام ضروری مسائل مع قوی دلائل از کتاب وسنت، احادیث صحیحہ، تعامل صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور آئمہ مجتہدین کے مضبوط اقوال سے مزین ہیں جس میں طہارت، اذان، اوقات نماز، ارکان، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور مفسدات کا پورا بیان ہے، نماز کی حکمت اور ضروری مباحث کے علاوہ جمعہ وعیدین، نماز جنازہ، تراویح اور نوافل کے جملہ اہم مباحث درج ہیں، اس کے ساتھ اذکار ودعوات اور خطبات جمعہ وعیدین اور نکاح کا ایک بہترین نصاب بھی درج ہے، اہلسنت والجماعت حنفی مسلک کے علماء، اساتذہ، طلباء اور عوام الناس سب کیلئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے، اس کا انداز بیان نہایت سادہ اور عام فہم ہونے کی وجہ سے عام اردو خواں بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

صفحات: ۸۴۰

ناشر: ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم فاروق گنج گوجرانوالہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com